بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 46

ہفت روزہ

# بدر

قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ نمبر: 36

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

یکم جمادی الاول 1418 ہجری 4/ تبوک 1376 ہش 4 ستمبر 1997ء


## اخبار احمدیہ

برلن ۲۲/ اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں آج یہاں حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا آپ نے جماعت احمدیہ جرمنی کے کامیاب جلسہ سالانہ اچھے انتظامات پر جماعت جرمنی کیلئے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کا ہر آن حامی وناصر ہو اور آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔

# دین اسلام کو زمین میں پھیلانے کیلئے مسیح موعود پر وہی چمکتے ہوئے نور ظاہر ہوں گے جو موسیٰ نبی پر کوہ طور میں ظاہر ہوئے تھے

## ......ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام......

ایسا ہی احادیث نبویہ میں آخری زمانہ کی نسبت یہ خبر دی ہے کہ جب آخری زمانہ میں مسیح موعود آئے گا تو وہ دنیا میں صلح کاری کا پیغام دے گا اور جنگ موقوف کرے گا یعنی ملا لوگوں کی غلط کاریوں سے جو دینی جنگ کئے جائیں گے اُن کی رسم دور کر دے گا۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے جو حدیث کی کتابوں میں سے اول درجہ کی سمجھی جاتی ہے۔ حدیث کے لفظ یہ ہیں۔ یضع الحرب۔ اس حدیث میں یہ پیشگوئی ہے کہ اسلام میں آخری زمانہ میں غلطی کے طور پر بنام نہاد دین کی لڑائیاں شروع ہو جائیں گی یا جاہل سرحدی جو درندوں کی طرح ہیں کسی عیسائی وغیرہ کا خون کرنا داخل ثواب سمجھیں گے اور غازی کہلائیں گے مگر مسیح موعود جب آئے گا تو صاف طور پر لوگوں کو سنا دے گا کہ "دین کے معاملہ میں لڑائی کرنا جائز نہیں" اور یہ حدیث نہایت درجہ پر صحیح ہے کیونکہ جب کہ ہمارے رسول اللہ ﷺ نے دین کو جبراً پھیلانے کیلئے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ وہ صرف دفاعی جنگ تھی اس لئے کہ جنہوں نے مسلمانوں اور اُن کے بچوں اور عورتوں کو قتل کیا تھا اور قتل سے باز نہیں آتے تھے اور حد سے بڑھ گئے تھے اُن کو قتل کرنے کا حکم تھا ہاں پھر بھی اس قدر رعایت رکھی گئی تھی کہ جس کو دین اسلام کی سچائی سمجھ آجائے اور وہ برغبت خود اسلام میں داخل ہونا چاہے اُس کو اس قصاص سے معافی دی جاتی تھی کیونکہ اس زمانہ میں بباعث سخت مصائب کے اسلام لانا مرنے کے برابر تھا۔ پس جو شخص اسلام قبول کرتا تھا وہ گویا ایک قسم کی موت اپنے لئے پسند کرتا تھا اور اس طرح پر اسلام لانا سزائے موت کے قائم مقام ہو جاتا تھا۔

غرض یہ خیالات بھی کہ گویا کسی زمانہ میں کوئی مسیح اور مہدی اس غرض سے آئے گا کہ تا کافروں سے جنگ کر کے دین اسلام کو پھیلاوے یہ خیالات اس قدر بیہودہ اور لغو ہیں کہ خود قرآن شریف اُن کے رد کرنے کیلئے کافی ہے۔ جس دین کے ہاتھ میں ہمیشہ اور ہر زمانہ میں آسمانی معجزات اور نشانات موجود ہیں اور حکمت اور حق سے بھرا ہوا ہے اُس کو دین پھیلانے کیلئے زمینی ہتھیاروں کی کیا ضرورت ہے اس کا جنگ خدا کی چمکدار تائیدوں کے ساتھ ہے نہ لوہے کی تلوار کے ساتھ کاش دیوانہ طبع مکہ کے کافر اسلام کو تلوار سے نابود کرنا نہ چاہتے تا خدا یہ طریق پسند نہ کرتا کہ وہ تلوار سے ہی مارے جائیں۔

پس جب کہ یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہوا کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت ﷺ نے جبراً دین اسلام پھیلانے کیلئے کوئی جنگ نہیں کیا بلکہ کافروں کے بہت سے حملوں پر ایک زمانہ دراز تک صبر کر کے آخر نہایت مجبوری سے محض دفاعی طور پر جنگ شروع کیا گیا تھا تو پھر یہ خیالات کہ کوئی خونی مہدی یا مسیح آئے گا اور جبراً دین پھیلانے کیلئے لڑائیاں کرے گا۔ ان خیالات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ مہدی اور مسیح آنحضرت ﷺ کے طریق کی مخالفت کرے گا اور اپنی روحانی کمزوری کے سبب تلوار کا محتاج ہوگا۔ پس ان خیالات سے بڑھ کر اور کون سا خیال لغو ہو سکتا ہے۔ جس امر کو آنحضرت ﷺ نے کرنا نہیں چاہا اور صدہا مصیبتیں دیکھیں اور پھر صبر کیا وہ امر مہدی اور مسیح کے لئے کیونکر جائز ہو جائیگا۔

ایسا ہی ایک اور حدیث صحیح مسلم میں ہے جو مسیح موعود کے بارے میں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود جنگ نہیں کرے گا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ اخرجت عبادالی لاید اِن لقتالھم لاحد فاحرز عبادی الی الطور یعنی اے آخری مسیح میں نے اپنے ایک بندے ایسی طاقتور زمین میں ظاہر کئے ہیں (یعنی یورپ کی قومیں) کہ کسی کو اُن کے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت نہیں ہوگی۔ پس تو ان سے جنگ نہ کر بلکہ میرے بندوں کو طور کی پناہ میں لے آ۔ یعنی تجلیات آسمانی اور روحانی نشانوں کے ذریعہ سے ان بندوں کو ہدایت دے۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ یہی حکم مجھے ہوا ہے۔

اب واضح ہو کہ اُن بندوں سے مراد یورپ کی طاقتیں ہیں جو تمام دنیا میں پھیلتی جاتی ہیں اور طور سے مراد تجلیات حقہ کا مقام ہے جس میں انوار و برکات اور عظیم الشان معجزات اور ہیبت ناک آیات صادر ہوتی ہیں اور خلاصہ اس پیشگوئی کا یہ ہے کہ مسیح موعود جب آئے گا تو وہ اُن زبردست طاقتوں سے جنگ نہیں کرے گا بلکہ دین اسلام کو زمین پر پھیلانے کیلئے وہی چمکتے ہوئے نور اس پر ظاہر ہوں گے جو موسیٰ نبی پر کوہ طور میں ظاہر ہوئے تھے پس طور سے مراد چمکدار تجلیات الہیہ ہیں جو معجزات اور کرامات اور خرق عادت کے طور پر ظہور میں آرہے ہیں اور آئیں گے اور دنیا دیکھے گی کہ وہ چمک کس طرح سطح دنیا پر محیط ہو جائے گی۔ خدا بہت پوشیدہ اور مخفی در مخفی ہے مگر جس طرح موسیٰ کے زمانہ میں ایک خوفناک تجلی اس نے ظاہر کی تھی۔ یہاں تک کہ اس تجلی کی موسیٰ بھی برداشت نہ کر سکا اور غش کھا کر گر گیا اس زمانہ میں بھی وہ فوق العادت الٰہی چمک اپنا چہرہ دکھائے گی جس سے طالب حق تسلی پائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے آج سے پچیس برس پہلے مجھے مخاطب کر کے ایک عظیم الشان پیشگوئی کی ہے جو میری کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

پس اس الہامی عبارت میں خدا نے جو یہ فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا یہ وہی چمکار ہے جو کوہ طور کی چمکار سے مشابہت رکھتی ہے اور اس سے مراد جلالی معجزات ہیں جیسا کہ کوہ طور پر بنی اسرائیل کو جلالی معجزات دکھائے گئے تھے اور پھر اسی براہین احمدیہ میں جس کی تالیف پر پچیس برس گزر گئے یہ وعدہ مجھے دیا گیا ہے کہ اگر لوگوں نے میری راہ اختیار نہ کی تو میں طاعون بھیجوں گا اور سخت مری پڑے گی اور زلزلے آئیں گے اور خوفناک آفتیں ظاہر ہوں گی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق طاعون اس ملک میں پھیل گئی ہے اور زلزلے بھی آئے۔ اور خدا کا وعدہ ہے کہ ایک نئی وبا بھی جس سے اس ملک کے لوگ ناواقف ہیں اس ملک میں پھیل جائے گی اور انسان حیرت میں پڑیں گے کہ کیا ہونا چاہتا ہے۔ سو خدا فرماتا ہے کہ میں قوموں کو جو ہنسی ٹھٹھے اور توہین و تکذیب میں مشغول ہیں اور سخت دل ہیں ایسا ہی دکھاؤں گا اور اپنے بندوں کو جن کی قسمت میں ایمان مقدر ہے ان جلالی معجزات کے ساتھ ہدایت دوں گا اور ان کو اس قسم کے جلالی معجزات کی پناہ میں لے آؤں گا جو کوہ طور پر دکھلائے گئے تھے۔ سو جلالی معجزات وہی ہیں جن کا ظہور اس زمانہ میں شروع ہو گیا ہے جن کی اس بندہ کے ذریعہ سے خدا نے پہلے سے خبر دی تھی جیسا کہ ابھی ذکر ہو چکا۔ ایسا ہی اُس نے اور بہت سے نشان میرے ہاتھ پر دکھلائے کہ اگر وہ سب کے سب لکھے جائیں تو ایک ضخیم کتاب میں بھی سما نہیں سکتے غرض خدا کے وہ جلالی معجزات اور وہ ہیبت ناک آیات اور وہ ڈرانے والی چمک جو کوہ طور پر ظاہر ہوئی تھی پھر اب دوبارہ وہی قہری نشان دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں چنانچہ طاعون تمام قوموں کو تباہ کر رہی ہے۔ زلزلے آرہے ہیں اور ستارے ہیبت ناک آوازوں کے ساتھ ٹوٹتے ہیں اور وہ خدا جو غافلوں کی آنکھوں سے مخفی تھا اب وہ چاہتا ہے کہ کھلے طور پر اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۹۵۔۳۹۹)


منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

لا اله الا الله محمد رسول الله



# آزادیٔ ھند اور جماعت احمدیہ

(٦)

گزشتہ گفتگو میں ہم یہ عرض کر رہے تھے کہ حصولِ آزادی کے دنوں میں تشدد اور انتہا پسندی کے نتیجہ میں ہی آزادی کے بعد وطن میں ایک ایسا کردار اُبھرا ہے جو زندگی کے تمام شعبوں میں یہاں تک کہ سیاست میں بھی تشدد کو ترقی دیتا رہا ہے۔ اس موقع پر ہم بلاشک وشبہ یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ جدوجہد آزادی کے دنوں میں بعض ھندو اور مسلمان لیڈروں کی طرف سے بھی جو متشددانہ کارروائیاں کی گئی ہیں ان سے بھی ملک کو شدید نقصان پہنچا ہے اور یہی وہ کانٹے دار درخت کا بیج تھا جو وطنِ عزیز کی زرخیز کھیتی میں گرا اور وقت کے ساتھ ساتھ اپنے تلخ پھل بکھیرتا رہا۔ اس وقت سیاسی لیڈروں کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:-

”کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن میں ملک کی آزادی کا جوش ہے میں اس کی بہت قدر کرتا ہوں اور آزادی اور حریت کا جوش جو میرے اندر ہے میں سمجھتا ہوں اگر احمدیت اُسے اپنے رنگ میں نہ ڈھال دیتی تو میں ملک کی آزادی کے لئے کام کرنے والے انہی لوگوں میں سے ہوتا“۔ (الفضل ۱۹؍اپریل ۱۹۲۹ء)

کانگریس کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ شروع دن سے یعنی ۱۸۸۶ء سے ۱۹۰۵ء تک لبرل اور اعتدال پسند ہاتھوں میں رہی ہے جو نہایت خوش اسلوبی سے قانون کے اندر رہ کر حکومت کے سامنے اپنا موقف پیش کرتے رہے، اخبارات میں آزادی کے حق میں دلکش مضامین شائع کرتے رہے، انگریزی سرکار کے پاس اپنے حقوق کے حاصل کرنے کیلئے وفود بھیجتے رہے اور اس طرح وہ آزادی کے پودے کو آہستہ آہستہ اپنی مدبرانہ صلاحیتوں سے سینچتے رہے اور آزادی کی عمارت کو ایک مضبوط اور پائیدار بنیاد پر کھڑی کرتے رہے۔ یہ انہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ بالآخر ۱۸۹۲ء میں انگریزی سرکار سیاسی اصلاحات کی طرف متوجہ ہوئی۔ مشہور سیاسی لیڈر سریندر ناتھ بینرجی اسے انگریزی سرکار کے مقابلہ پر کانگریس کی پہلی ٹھوس اور عظیم کامیابی قرار دیتے ہیں۔ یہ وہ کامیابی تھی جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی انگریزوں کے ضعف اور فساد سے متعلق ۱۸۹۱ء میں کی گئی پیشگوئی یعنی

”سلطنت برطانیہ تاہشت سال“

کے دوسرے سال ہی کانگریس کی قوت اور انگریزی حکومت کے ضعف کیلئے ایک بنیاد بن گئی تھی۔

لیکن بالآخر جنگ آزادی اعتدال پسندوں کے ہاتھوں سے نکل کر انتہا پسند ہاتھوں میں چلی گئی یہ لوگ وہ تھے جو سیاست کو مذہب کے ساتھ ملا کر چلنا چاہتے تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ جب تک ھندو دھرم ترقی نہیں کرتا یا سب لوگ ھندو دھرم میں شامل نہیں ہو جاتے ہمیں حقیقی آزادی نصیب نہیں ہو سکتی چنانچہ مشہور ھندو لیڈر اراوند گھوش نے کہا کہ ہماری زندگی کا مقصد آزادی ہے اور صرف ہندو دھرم ہی اس مقصد کو پورا کر سکتا ہے چنانچہ کانگریس میں ایسے لوگ کثرت سے شامل ہونے لگے جو یوں محسوس ہوتا تھا کہ ھندو دھرم کی خاطر جنگِ آزادی لڑ رہے ہیں اور جنگ آزادی نہیں بلکہ دھرم یُدھ ان کا مقصد ہے۔ انہی دنوں مشہور ھندو لیڈر لالہ ہردیال جی نے ایک مرتبہ فرمایا:-

”سوراج پارٹی کا اصول ہونا چاہئے کہ ہر ھندوستانی بچے کو قومی رتن دیئے جائیں خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی اور اگر کوئی فرقہ ان کے لینے سے انکار کرے اور ملک میں دورنگی پھیلائے تو اس کی قانونی طور پر ممانعت کر دی جائے یا اس کو عرب کے ریگستان میں کھجوریں کھانے کیلئے بھیج دیا جائے ہمارے ھندوستان کے آم اور نارنگیاں کھانے کا انہیں کوئی حق نہیں۔ (ملاپ جون ۱۹۲۸ء)

آزادی کی لڑائی میں ان گرم گرم مذہبی نصیحتوں کا یہ اثر ہوا کہ گلی گلی میں ھندو نوجوانوں کی زبانوں پر ”وندے ماترم“ کا نعرہ گونجنے لگا جو ظاہر ہے مسلمانوں کو پسند نہیں تھا۔

دوسری طرف مسلمانوں میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہ تھی جو جنگ آزادی کو جہاد سے تعبیر کرتے تھے ایسے لوگوں میں بعض مسلمان علماء پیش پیش تھے اس دھرم یُدھ اور جہاد کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ سامنے آئی۔ اس دھرم یدھ اور جہاد کے نام پر

☆-سرکاری افسروں کو قتل کیا جانے لگا۔

☆-ریل گاڑیوں کو بموں سے اُڑایا جانے لگا جس میں دشمنوں کے ساتھ معصوم لوگ بھی مرنے لگے۔

☆-سرکاری افسروں کو قتل کیا جانے لگا۔

☆-اسلحہ خریدنے کیلئے ڈکیتیوں کا سلسلہ جاری ہوا۔

☆-اور ظاہر ہے کہ یہ جوش اگرچہ اچھے مقصد کیلئے تھا لیکن اندھا جوش تھا یہ وہ جوش تھا جو ھندوستان کے مستقبل کیلئے خطرہ تھا۔ اس جوش کے نتیجہ میں ھندو دھرم اور اسلام دونوں بدنام ہو رہے تھے۔

ایسے موقع پر جنگ آزادی کے ان پر جوش اور بیہوش نوجوانوں کو اعتدال کے راستے پر لانے کی شدید ضرورت تھی۔ عین اس وقت جس طرح شدید گرمی میں ٹھنڈے پانی کی اور راحت بخش ہوا کی ضرورت ہوتی ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ھندوؤں اور مسلمانوں کو صلح کا راحت بخش پیغام دیا اور اتفاق واتحاد کی حقیقی وپائیدار آزادی کی طرف بلایا جس کا ذکر ہم اپنے ابتدائی مضمون میں کر آئے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے اس مینار ھدایت مضمون میں ہر دو قوموں کو آزادی کی صحیح راہ متعین کرنے کی نصیحت فرمائی گئی ہے اور بصورت دیگر بدانجامی سے ڈرایا گیا ہے اور ہوا بھی یہی ہے کہ جوں جوں مجاہدین آزادی اعتدال کی راہوں سے ہٹے ہیں انہیں نقصان ہوا ہے۔ انگریز کی طاقت ظاہر ہے بہت زیادہ تھی انہوں نے اپنی وحشیانہ طاقت سے مجاہدین آزادی کو دبادیا ۱۹۰۳ء میں پریس اور ۱۹۰۷ء میں جلسوں پر پابندی لگا کر گرم دل کے مجاہدین آزادی کو ناکام کر دیا گیا۔

اس کے بعد ۱۹۱۹ء میں عظیم مجاہد آزادی قابل احترام گاندھی جی کی قیادت کا دور شروع ہوا آپ سچائی اور عدم تشدد کا نعرہ لگا کر جنگِ آزادی میں کود ے جوں جوں انگریزوں کی طرف سے زیادتیاں ہونے لگیں آپ نے بھی سول نافرمانی (Non-Co-Operation) کے طریقہ پر قوم کو چلادیا۔ اس تعلق میں گاندھی جی یقیناً نیک نیت تھے لیکن اس سول نافرمانی کی کوکھ سے بھی تشدد کا بھوت پیدا ہوا۔ چنانچہ ۱۹۲۲ء میں یوپی کے ایک گاؤں چوراچوری میں سول نافرمانی کے ورکروں نے ایک پولیس چوکی کو آگ لگادی جس کے نتیجہ میں ۲۲ لوگ ہلاک ہوئے لہذا گاندھی جی کو سول نافرمانی کی اس تحریک کو واپس لینا پڑا گویا گاندھی جی کو بھی وہی کرنا پڑا جس کی نصیحت حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۹۱۹ء میں اپنی کتاب ”ترک موالات اور احکام اسلام“ میں کی تھی اور جس کا ذکر ہم اپنے گزشتہ اداریے میں کر آئے ہیں۔ جنگِ آزادی کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب جب گاندھی جی نے سول نافرمانی کی تحریک چلائی آپ کو یہ تحریک تشدد پھیلنے کے باعث واپس لینی پڑی چنانچہ ۱۹۲۰ء کے بعد گاندھی جی نے ۱۹۲۷ء میں دوبارہ سول نافرمانی کی تحریک چلائی جو ۲۳؍جولائی ۱۹۳۳ء کو دوبارہ مکمل طور پر ختم کرنی پڑی پھر گاندھی جی نے ۱۹۴۲ء میں ”بھارت چھوڑو آندولن“ چلایا لیکن اس کے نتیجہ میں بھی متشددانہ کارروائیاں شروع ہو جانے کے باعث یہ تحریک ۱۹۴۴ء میں ختم کر دی گئی۔

گاندھی جی سے حصول آزادی کے طریقوں میں بعض مواقع پر اگرچہ غلطیاں ہوئی ہیں لیکن گاندھی جی عدم تشدد کو ہمیشہ ہر بات پر ترجیح دیتے تھے جب بھی آپ نے محسوس کیا کہ کہیں کچھ غلط ہو رہا ہے انہوں نے بغیر کسی ملامت کے خوف کے فوراً اپنی تحریک کو واپس لے لیا۔

گاندھی جی کا ھندو قوم پر ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے مرن برت کے ذریعہ اچھوت اقوام کو ھندوؤں سے الگ نہیں ہونے دیا اگر گاندھی جی یہ قربانی نہ دیتے اور اچھوت بھی اپنا الگ وطن بنانے میں کامیاب ہو جاتے تو آزاد ھندوستان میں سورن ھندو یقیناً اقلیت میں رہ جاتے۔

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی ہماری تمام، مذکورہ گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم جنگ آزادی میں جماعت احمدیہ کے متعین کردہ اعتدال پسندی اور اس کے پائیدار حُسن کی روشن راہ کا تذکرہ کریں اور ساتھ ہی یہ بھی بتائیں کہ جماعت احمدیہ اس بات کے شدید خلاف تھی کہ جنگ آزادی کو مذہب کے غلافوں میں لپیٹ کر لڑا جائے۔ اس موقع پر اخبار ”فرنٹیئر میل دہرہ دون (Frontier Mail) ۱۲؍دسمبر ۱۹۴۸ء کا حوالہ قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔

”جماعت احمدیہ مسلمانوں میں ایک ترقی پسند جماعت ہے تمام مذاہب سے رواداری اس کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔ چالیس سال پہلے جبکہ ابھی مہاتما گاندھی جی ہندوستان کی سیاست پر نمودار نہیں ہوئے تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۹ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرما کر اپنی تجاویز رسالہ پیغام صلح کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ملک کی الگ الگ قوموں میں اتفاق واتحاد، بھائی چارہ اور محبت وپیار پیدا ہوتا ہے۔ آپ کی شخصیت ہزار تعریفوں کی مستحق اور قابل قدر ہے کہ آپ کی آنکھوں نے مستقبل کی باتوں کو اس وقت بھانپ لیا اور ٹھیک راستے کی طرف راہنمائی کی۔ اگر لوگ اپنی مفاد پرستی سے ان کے سیدھے راستہ کی طرف نہ دیکھ سکے تو یہ ان کی غلطی تھی۔ اور نفرت کے جو کھیت انہوں نے بوئے تھے اس کی فصل کاٹنے کے وہ ضرور حقدار ہیں۔“

حضرت امام جماعت احمدیہ نے جہاں دھرم یدھ کے نام پر آزادی حاصل کرنے والوں کی تنقید کی وہیں آپ نے ان مولویوں کو بھی اسلامی تعلیم کے خلاف بتایا جو کہ جنگ آزادی کو دینی جہاد کے نام سے تعبیر کرتے تھے آپ کے نزدیک دینی جہاد صرف اور صرف اس قوم سے ہو سکتا ہے جو مسلمانوں کو خدائے واحد کی عبادت سے روکے۔

آپ ہمیشہ یہی چاہتے تھے کہ سیاست میں مذہب کو ہرگز داخل نہ ہونے دیا جائے بلکہ شریعت اور شاستر سے حکومت چلانے کی بجائے قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق عدل سے حکومت چلائی جائے۔ کیونکہ قرآن مجید صاف فرماتا ہے کہ:-

”اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل“

یہاں ”ان تحکموا بالشریعہ“ نہیں فرمایا بلکہ ان تحکموا بالعدل فرمایا کہ جب بھی تم حکمرانی کرو عدل سے حکمرانی کرو۔ حضور رضی اللہ عنہ کی یہ نصیحت بعض مولویوں کو راس نہیں آئی اس پر انہوں نے جماعت احمدیہ کو منکر جہاد کہہ کر کفر کا فتویٰ لگانا شروع کر دیا۔ جس دور میں گاندھی جی نے سول نافرمانی کی تحریکات چلائیں۔ بعض مسلمان لیڈروں نے بھی انگریزوں کی خلیفہ ٹرکی کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ہجرت کی تحریک بھی مسلمانوں کے ساتھ رکھی گویا ان کا کہنا یہ تھا کہ چونکہ انگریزی حکومت میں ہمارے مفادات کا تحفظ نہیں ہے لہذا ہمیں کسی مسلم حکومت کی طرف ہجرت کر جانی چاہئے۔ ہجرت کی تحریک چلانے والوں میں جمعیۃ العلماء ھند کے مولوی پیش پیش تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس تحریک کی سختی سے مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہجرت کرنے کا موقع نہیں ہے اس انخلاء سے نہ صرف ھندوستان میں مسلمان کمزور ہو جائیں گے بلکہ جس ملک میں بھی جائیں گے وہاں کی مسلم حکومت کیلئے سخت قسم کے مسائل پیدا ہو جائیں گے اس طرح پناہ دینے والی حکومت بجائے اظہار ہمدردی کرنے کے ان کو اپنے لئے بوجھ محسوس کرے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جمعیۃ العلماء کے فتویٰ پر ہزاروں مسلمان ہجرت کر کے افغانستان کی طرف چلے گئے افغانستان میں مہاجرین کے لئے جگہ نہ نکلی ہزاروں واپس آگئے۔ ہزاروں مر گئے چنانچہ اسی تعلق میں جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال (علامہ اقبال کے بیٹے) اپنی کتاب ”زندہ رود“ میں لکھتے ہیں:-

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

# خطبہ جمعہ

## جھوٹ اس وقت انسان کا ساری دنیا میں سب سے بڑا دشمن ہے

# اپنے اندر صداقت کی طاقت پیدا کریں

## ہمیں مغربی دنیا میں کثرت سے پھیلنے کے لئے جہاں اور باتوں کی ضرورت ہے وہاں سچائی پر قائم رہنے کی ضرورت ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۷؍جون ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۷؍احسان ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کینیڈا کا اکیسواں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ ٹیلی ویژن پر سب دنیا کو اس وقت یہ جلسہ اور یہ خطبہ جس سے جلسے کا آغاز ہو رہا ہے، دکھایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا میں ایسی جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جن میں پہلے اینٹینا موجود نہیں تھے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے لگوائے جا چکے ہیں اور ایسے احمدی گھروں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے جہاں پہلے اینٹینا موجود نہیں تھے مگر اب لگوائے جا چکے ہیں۔ اس کے باوجود یہ انتظام بہت محدود ہے لعد جماعتی تقاضے بہت وسیع ہیں۔ اس سلسلے میں آپ سے مزید گفتگو کروں گا لیکن پہلے ایک اور اعلان بھی کرنا ہے کہ آج ہی جماعت احمدیہ گولئے مالا کا آٹھواں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے جو تین دن ۲۷، ۲۸ اور ۲۹؍جون تک جاری رہے گا۔ انہوں نے بھی درخواست کی ہے کہ اپنے خطاب میں ہمیں بھی شامل سمجھیں۔ درحقیقت میں تو جب بھی کسی جماعت سے خطاب کرتا ہوں تو سب دنیا کو شامل سمجھتا ہوں اگرچہ بسا اوقات مقامی تقاضے پیش نظر رہتے ہیں مگر ویسے ہی یا ان سے ملتے جلتے تقاضے سب دنیا میں ہیں۔ اور چونکہ سب دنیا کی جماعتیں یا کم سے کم ان کا ایک بڑا حصہ میرے پیغامات کو یا میرے خطابات کو براہ راست سن رہا ہوتا ہے اس لئے اب یہ ممکن ہی نہیں رہا کہ کسی ایک جماعت کے مقامی تقاضوں ہی تک بات ختم کی جائے۔ مقامی تقاضے وقتی طور پر ابھر کر سامنے آتے ہیں مگر ویسے ہی تقاضے دنیا میں اور جگہ بھی ہیں۔ چنانچہ ابھی کل پرسوں کی ڈاک ہی میں ایک خط ملا تھا جو ایک غیر احمدی دوست کا جو احمدی ہوئے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ میں تو جب بھی خطاب کرتا ہوں تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے مخاطب کر کے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خطاب کر رہا ہوں۔ یعنی جو مسائل دنیا کے احمدیوں کے میں بیان کر رہا ہوتا ہوں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ گویا مجھ ان کے حال کی خبر ہے۔ دراصل کسی کے حال کی خبر سوائے خدا کے کسی کو خبر نہیں اور میں چونکہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق انسانی نفسیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بات کرتا ہوں اور یہ سب دنیا میں قدر مشترک ہے اس لئے بسا اوقات ہر سننے والا یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ گویا میں اسی سے مخاطب ہوں۔ پس آج کے خطاب میں اگرچہ میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو بطور خاص مخاطب ہوں مگر گولئے مالا لازمی اس میں شامل ہے اور دیگر جماعتیں بھی۔

سب سے پہلے میں آپکو ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو روزمرہ ہم کہتے ہیں اور کرتے نہیں اور یہ عمل یعنی یہ فعل کہ انسان کہے اور کرے نہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی ناپسندیدہ باتوں میں سے ہے۔ ہم جب بھی نماز کا آغاز کرتے ہیں، جب بھی تلاوت کا آغاز کرتے ہیں تو ﴿ اعوذبالله من الشيطٰن الرجيم ﴾ پڑھتے ہیں جس کا سیدھا سادا مطلب یہ ہے کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان رجیم سے جو دھتکارا ہوا شیطان ہے لیکن بسا اوقات انسان یہ سوچتا نہیں کہ میں کیا دعا کر رہا ہوں اور یہ شیطان ہے کون اور کہاں بستا ہے، یہ کیسے میرے پاس آئے گا کہ میں اسے دھتکاروں گا۔ جو بات انسان بھول جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اکثر وہ اس سے بیرونی شیطان مراد لیتا ہے اور بیرونی شیطانوں کو ہمیشہ انسان دھتکارتا ہی ہے لیکن اندرونی شیطان کی بات نہیں کرتا اور قرآن کریم نے نمایاں طور پر سب سے زیادہ اندرونی شیطان ہی کو پیش فرمایا ہے۔

فرماتا ہے کہ وہ ایسے لباس میں آتا ہے، ایسے بھیس بدل بدل کر آتا ہے، ایسی سمتوں سے آتا ہے کہ تم اسے دیکھ نہیں رہے ہوتے اور وہ تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ پھر انسان کا نفس اپنے نفس کے وجود سے واقف ہے یہ پہلی مراد ہے ان آیات کی۔ شیطان نعوذبالله من ذالك کوئی اللہ تعالیٰ تو نہیں کہ ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے اور خدا کی طرح اس دیکھنے میں اس کا شریک ہو گیا ہے مگر ہر نفس کا الگ الگ شیطان ہے جو اس کے اندر واقع ہے اور وہ اندر سے اس کو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ وہ شخص جس کے اندر وہ شیطان بستا ہے اس کو پہچانتا نہیں۔ نہیں جانتا کہ وہ کب اور کیسے کیسے اس پر حملہ کرے گا۔ پس یہ وہ حقیقت ہے جس کو نمایاں طور پر جماعت احمدیہ کینیڈا کو خصوصیت کے ساتھ کیونکہ میں آج ان سے مخاطب ہوں اور سب دنیا کی جماعتوں کو پیش نظر رکھنی چاہئے۔ بہت سی خرابیاں میں نے دیکھی ہیں اسی حقیقت کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں ہیں اور یہ دیکھیں کہ حقیقت میں جو روزمرہ کی زندگی میں دیکھنے والے کو دکھائی دے رہی ہوتی ہیں مگر جس کا شیطان کوئی حرکت کر رہا ہے اسے دکھائی نہیں دیتیں۔ بعض دفعہ جماعتی جھگڑوں میں یہ دیکھنے میں آیا ہے ایک شخص نے نظام جماعت کی بیحرمتی کی۔ کھڑے ہو کر صدر سے یا امیر سے سخت بدتمیزی سے پیش آیا اور جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا بالکل غلط ہے ایسی تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی میں تو بڑے آرام سے ان کی باتوں کا جواب دے رہا تھا اور میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ اور جو دیکھنے والے تھے انہوں نے اس کا شیطان دیکھ لیا تھا۔ ان سب نے یک زبان ہو کر اعلان کیا اور مجھے خطوط کے ذریعہ بتایا کہ یہ الزام بالکل درست ہے۔ اس شخص نے انتہائی بدتمیزی سے کام لیا یہاں تک کہ ہمارے لئے مشکل ہو رہا تھا کہ ہم ضبط کریں اور اسے اٹھا کر مسجد سے باہر نہ پھینک دیں۔ اور وہ اصرار کر رہا ہے اور کہتا ہے اس جماعت میں تو پھر انصاف ہی کوئی نہیں۔ بالکل غلط بات ہے مجھ پہ الزام لگایا جا رہا ہے، میں اپنے نفس کو جانتا ہوں میں نے تو ایسی کوئی بات کی نہیں۔ میں تو ایسی بات کر ہی نہیں سکتا۔ تو دیکھو قرآن کریم کی بات کتنی سچی ہے کہ انسان شیطان کو جانتے ہوئے بھی نہیں جانتا۔ اس کے اندر بستا ہے پھر بھی نہیں پہچانتا اور جب وہ اندر سے آواز دیتا ہے تو وہ نہیں سمجھتا کہ کسی اور کی آواز ہے۔ پس اعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم کو غور اور عقل سے پڑھا کریں اور سوچا کریں کہ کس شیطان رجیم سے آپ نے پناہ مانگی ہے۔ وہ لوگ جو بیرونی طور پر آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں کیسے ممکن ہے کہ آپ انہیں دیکھ نہ سکیں، آپ تو ہمیشہ ان سے بچ بچ کر چلتے ہیں۔ پس ان سے پناہ میں آنا کوئی خاص نیکی کی بات نہیں، وہ تو ایک قطعی، فوری ایسی ضرورت ہے جو آپ کے طبعی تقاضوں سے پیدا ہوتی ہے اور کسی نیک اور بد کا سوال نہیں ہر شخص خواہ دہریہ بھی ہو ایسے شیطان سے جو بیرونی شیطان اس پر حملہ آور ہو اس سے پناہ مانگتا ہے۔ کبھی خدا کے لئے مانگتا ہے تو انسان کی پناہ مانگتا ہے گویا پہچانتا ضرور ہے۔ وہی شیطان ہے جو دل کا شیطان، جو نفس کا شیطان ہے جسے انسان دیکھ نہیں سکتا اور اسی وجہ سے بعض دفعہ ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اب ایسے شخص کی مثال میں نے دی ہے نہ جماعت کا نام لیا ہے، نہ اس شخص کا کہ اس مثال پر بہت سے لوگ اگر غور کریں تو شاید اپنے آپ ہی کو مخاطب سمجھیں کیونکہ بہت سی جماعتوں میں ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میری بات سننے والے خود نصیحت نہیں پکڑیں گے کیونکہ ان کو دنیا کے شیطان تو صاف دکھائی دے دیتے ہیں۔ اگر گھر کا کوئی جھگڑا ہوا ہے، بیوی نے کوئی زیادتی کی ہے تو وہ انہیں صاف دکھائی دے گی بلکہ نہ بھی کی ہو تو دکھائی دے گی اور رشتے داروں نے کوئی زیادتی کی ہو، کسی شادی بیاہ کے موقع پر یا غمی کے موقع پر وہ حق ادا نہ کیا ہو جو سمجھتے ہیں انہیں کرنا چاہئے تو بعض اس پر سالہا سال تک جھگڑا چلاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جن کے متعلق اطلاع ملتی ہے اور آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ بھائی نے بہن

سے بات نہیں کی کیونکہ کسی ایسے موقع پر اس نے سمجھا کہ بہن کو میری طرف داری کرنی چاہئے تھی اور سالوں اس سے بات نہیں کی۔ ایسی ملاقات میں میں نے اس کو بتادیا کہ آج کے بعد تمہاری یہ شکایت ملی تو پھر میں بھی تم سے اسی طرح سالوں بات نہیں کروں گا۔ تمہارا اگر بہن سے تعلق ٹوٹا ہے تو مجھ سے بھی ٹوٹ گیا کیونکہ خدا سے ٹوٹ گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کرتے وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اتنا اچھالتے ہیں کہ وہ ان کے درمیان دیواریں حائل کر دیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بھی رحمان ہوں۔ رحمی رشتوں سے ایک میرا بھی رحمانیت کا رشتہ ہے۔ جس طرح رحم سے بچے پیدا ہوتے ہیں اسی طرح رحمانیت سے ساری تخلیق ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یاد رکھو اگر تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارا بھی کوئی لحاظ نہیں کرے گا۔ تو میں ایسے لوگوں کو سمجھاتا ہوں کہ اس میں میری طرف سے کوئی غیر معمولی زیادتی کا سوال ہی نہیں، میں تو وہی کروں گا جو اللہ کرتا ہے، جو اللہ ہم سے چاہتا ہے۔ پس تم رحمی تعلقات کو کاٹو گے تو میں تم سے تعلقات کو کاٹ لوں گا۔ اور عجیب ظلم کی بات ہے کہ یہ تو ان کو دکھائی دے دیتا ہے مگر روتی، بلکتی بہن دکھائی نہیں دیتی۔ جب ان کو اس طرح بتلایا جائے تو کچھ تھوڑی سی ہوش آتی ہے کیونکہ ماں باپ کی نصیحتوں کو وہ بالکل نہیں سنتے۔

تو دنیا میں جو بہت سے تعلقات بگڑنے کی وجہ ہے وہ بنیادی طور پر یہی ہے کہ اپنے نفس کا شیطان انسان کو دکھائی نہیں دیتا۔ کوئی ان سے وہ سلوک کرے تو واویلا کریں گے، شور مچائیں گے، کہیں گے کیسی جماعت ہے جہاں ایسے ایسے لوگ داخل ہیں جو اس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمودہ حقوق کو ادا نہیں کرتے اور عائد شدہ قدروں کی پرواہ نہیں کرتے اور جب ان سے پوچھا جائے کہ تم کیا کرتے ہو تو بعض دفعہ معصومیت سے کہیں گے ہم تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔ ہم تو کبھی بھی خدا تعالیٰ کی جان بوجھ کر نافرمانی نہیں کرتے۔ کوئی غلطی سے بات ہو جائے تو ہو جائے۔ لیکن یہ بات جھوٹ ہے اور واقعۃً انسان جان بوجھ کر ہر فیصلے کے موقع پر نافرمانی کا قدم اٹھاتا ہے۔

اب جھوٹ کی بات چل رہی ہے تو **یاد رکھیں کہ جھوٹ اس وقت انسان کا، ساری دنیا کا سب سے بڑا دشمن ہے**۔ جھوٹ کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ محض دین کی تعلیم ہے، مسلمانوں کو جھوٹ نہیں بولنا چاہئے یہ جھوٹ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا ایک اور انداز ہے۔ جھوٹ تو دنیا کے زہروں کی طرح ہے۔ وہ زہر نیکی اور بدی کی تمیز نہیں کرتے، وہ زہر ضرور ہلاک کرتے ہیں۔ اگر اتنی مقدار میں استعمال ہوں کہ ہلاک کرنے والے ہوں۔ وہ زہر ضرور لمبا، دائمی اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ جب ان کی سرشت میں لمبا عرصہ داخل کر دیا گیا ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے، تو وہ تو اپنا کام دکھاتے ہیں۔ اسی طرح جھوٹ بھی ایک تو گناہ ہے یعنی ہر مومن جو اللہ پر ایمان لاتا ہے، محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی فرض سمجھتا ہے اس کے لئے جھوٹ ایک گناہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس گناہ کا حساب کتاب زیادہ تو یوم آخرت میں ہوگا۔ لیکن میں ایک بات آپ کو بتا رہا ہوں کہ جھوٹ ایک زہر بھی ہے اور وہ زہر ایسا ہے جو روزمرہ ضرور اثر دکھاتا ہے اس کا منفی اثر ضرور جاری ہوتا ہے اور کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔

ساری دنیا میں سب سے بڑا فساد جھوٹ ہے اور دراصل اس لئے کہ جھوٹ شیطان کی عبادت کا ایک اور نام ہے میں جماعت کو پہلے بھی بارہا سمجھا چکا ہوں کہ تم کہتے ہو "ایاک نعبد وایاک نستعین" کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی غفلتیں جو سرزد ہو جاتی ہیں ان کے متعلق تو آپ استغفار سے کام لے سکتے ہیں مگر اگر یہ اقرار ہی جھوٹ ہو اور سراسر جھوٹ ہو اور انسان جانتا ہو کہ جب بھی مدد کی ضرورت پڑتی ہے ہم غیر اللہ کی طرف منہ کرتے ہیں تو ایسے شخص کو دنیا کی سزا تو ملنی ہی ہے آخرت کی سزا بھی ملے گی اور اس کی ساری نمازیں اکارت جائیں گی اور جھوٹ جو ہے کئی طرح کے بھیس بدلتا ہے۔

آج کل میرا زور ہے تبلیغ کے اوپر، میں جماعتوں سے توقع رکھتا ہوں کہ خوب تبلیغ کریں اور کثرت سے دنیا میں پھیلیں کیونکہ ہمارے پاس اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ یعنی اس صدی کے موڑ تک پہنچتے پہنچتے ابھی ہم نے اتنے سفر کرنے ہیں کہ اگر ہم مہینوں کے سفر دنوں میں نہ کریں اور صدیوں کے سالوں میں نہ کریں تو ہم اپنے فرض منصبی کی طرف متوجہ نہیں ہونگے کیونکہ ہم نے اب تک بہت سے کام کر لینے تھے جو نہیں کر سکے، بہت سا وقت ضائع کر چکے ہیں۔ ایک طالب علم جو سارا سال نہ پڑھے کم سے کم آخری رات تو اٹھ جاتا ہے اور ساری رات لگا کر کوشش کرتا ہے کہ میں جو کچھ وقت کھو چکا اس کا کچھ حاصل کر لوں۔ لیکن ہم نظام جماعت کے طور پر نظام کو بھی جوابدہ ہیں اور افراد کے طور پر اللہ تعالیٰ کو بھی جواب دہ ہیں اور یہ دوسری جوابدہی بہت زیادہ سخت ہے۔ اس جواب دہی میں جو جماعت کو ہے کئی لوگ جھوٹ سے کام لیتے ہیں اور بعض دفعہ جانتے نہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ وہ امر ہے جس کی طرف خصوصیت سے میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ رپورٹوں میں مبالغے ہوتے ہیں، لکھا جاتا ہے کہ جب ہم نے اتنا کام کم لیا اور خدا کے فضل سے اتنے نئے احمدی ہو گئے اور جب ان کو دیکھنے کی کوشش کی جائے تو وہ دکھائی نہیں دیتے۔ جب دیکھا جائے کہ جماعت کے روزمرہ کے کاموں میں ان کے داخل ہونے سے کیا فرق پڑا ہے تو کوئی بھی فرق دکھائی نہیں دیتا۔ اب یہ ایک جھوٹ کی قسم ہے لیکن اس پر شیطان کئی قسم کے پردے ڈال لیتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کو اور ایسے بہت سے واقعات میرے علم میں ہیں یہ کہا گیا کیوں جی ہم اچھی باتیں کہہ رہے ہیں نا، جماعت احمدیہ ٹھیک ہے نا۔ وہ کہتے ہیں ہاں جی بالکل ٹھیک ہے۔ اچھا بھئی تمہارا نام لکھ لیتے ہیں اور اس بیچارے کو کچھ بھی پتہ نہیں کہ کس چیز میں نام لکھا گیا ہے اس نے تائید تو صرف اس بات کی کی ہے کہ ہاں آپ اچھے لوگ ہیں۔

لیکن اگر اس کے برعکس اس کو یہ بتلایا جاتا ہے کہ ہمیں دنیا کیا کہتی ہے، ان کو بتلایا جاتا کہ دیکھو ہم وہ ہیں جن کو نعوذ باللہ من ذالک اسلام میں رخنہ ڈالنے والا شمار کیا جاتا ہے۔ ہمارے متعلق کہا جاتا ہے کہ تم نے نیا دین بنا لیا ہے۔ ہمارے متعلق کہا جاتا ہے کہ خاتم النبین کو بطور خاتم النبین حقیقت میں تسلیم نہیں کرتے، جھوٹ بولتے ہو کہ خاتم النبین ہیں کیونکہ ان کو خاتم مانتے ہوئے بھی تم نے ایک نیا نبی کھڑا کر لیا ہے۔ اب یہ وہ تلخ باتیں ہیں جو جماعت کے متعلق کہی جاتی ہیں۔ یہ سنائیں اور پھر اقرار لیں کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے ان سب باتوں کے باوجود ہم قبول کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے تو پھر اس کو سچائی کہتے ہیں۔ پس بظاہر ایک شخص نے جھوٹ نہیں بولا یعنی بظاہر جھوٹ نہیں بولا اس نے یہ رپورٹ کی کہ جب میں نے ان سے پوچھا تو وہ کہتے ہیں جی ٹھیک ہے سب کچھ۔ اس پر میں نے کہا اچھا دستخط کر دو اب۔ وہ ان دستخطوں کا کیا فائدہ کیونکہ جب ایسے لوگوں تک دوسرے پہنچتے ہیں اور ایسا بارہا ہوا ہے۔

بعض ایسے ابتلاء میں نے دیکھے ہیں جو بڑی بڑی جماعتوں پر آئے ہیں جو نئی بنائی ہوئی جماعتیں تھیں۔ وہاں مربیان نے ان کو ہرگز نہیں بتایا کہ ہمارے متعلق دنیا کیا کہہ رہی ہے اور چونکہ ان کے کردار اچھے تھے، ان کے عمل اچھے تھے، وہ دیکھنے میں بڑے پکے مسلمان دکھائی دیتے تھے، نمازیں پڑھتے تھے تو دیکھنے والوں نے کہا تم بہت اچھے لوگ ہو ہم تمہارے ساتھ ہیں ان کی بیعتیں کروالی گئیں۔ اور جب مخالف پہنچے وہاں، جب پاکستان کو اطلاع ملی یا دوسرے دشمن کو انہوں نے فتنہ پرداز مولوی بھیجے۔ انہوں نے کہا تم یہ ہو گئے ہو یہ تو ایسے ہیں اور یہ تو ویسے ہیں اور ان ایسی ویسی باتوں کی ان کو کوئی بھی خبر نہیں تھی۔ چونکہ تبلیغ کرنے والے نے ان کو چھپا لیا تو یہ بھی تو ایک جھوٹ ہے حق کو چھپانا تا کہ کوئی مقصد حاصل ہو جائے۔ یہ بھی ایک ظلم ہے تو ایسے لوگ اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے غالباً اسرار کریں گے کہ ہم نے کوئی جھوٹ نہیں بولا لیکن ان کا نفس اندر سے جانتا ہے اور ان کو ملزم گردانتا ہے، جانتا ہے کہ انہوں نے حق سے اخفاء کیا ہے اور حق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

اب ایسی جماعتوں کا فائدہ کیا ہے جو جھوٹ سے بنائی جائیں۔ ہمیں تو ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ایسے لوگ جب وہ بتاتے ہیں کہ اب ہمیں پتہ چلا ہے تو میں ان کو لکھتا ہوں بڑی اچھی بات ہے آپ جہاں سے آئے تھے وہاں واپس چلے جائیں، جماعت احمدیہ کو تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں ہے جو جماعت میں داخل ہونے کو ایک آسان مزے کا کام سمجھیں۔ اور آسان مزے کے کاموں میں ایک یہ بات بھی داخل ہے کہ ان کو یہ بتایا جاتا ہے کہ ہم تمہارے لئے مسجدیں تعمیر کریں گے، تمہارے لئے مشن ہاؤس بنائیں گے، تمہاری یہ خدمت کریں گے اور تمہاری وہ خدمت کریں گے اور اس کے علاوہ ہسپتال بنائیں گے اور پھر سکول جاری کریں گے تو یہ ساری باتیں وہ ہیں جو اپنی ذات میں جھوٹ نہیں ہیں مگر ان میں ایک مخفی جھوٹ ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم ہرگز حرص دلا کر یا بعض سکولوں، کالجوں یا ہسپتالوں کا لالچ دے کر کسی کو احمدی بنانا نہیں چاہتے نہ بناتے ہیں۔

پس وہ اس لحاظ سے جھوٹ سے کام لے رہا ہے کہ اس ذریعے کو اس نے استعمال کیا جس کی اس کو اجازت نہیں تھی اور رپورٹوں میں لکھتے وقت یہ نہیں لکھا کہ ہم نے جو ان لوگوں کو مائل کیا ہے تو یہ کہہ کہہ کے مائل کیا ہے۔ اگر اشارۃً بھی پہلی کسی رپورٹ میں ذکر ہوتا تو میں فوری طور پر اس مربی کو روک دیتا یا اسکو بدل دیتا یا اسے فارغ کر دیتا کیونکہ دین میں خدا کے سوا اور کسی چیز کا سودا نہیں ہونا چاہئے۔ اور قرآن کریم یہی فرماتا ہے کہ اللہ سے اللہ کا سودا کرو۔ اگر تم چاہتے ہو تو اللہ کی خاطر اپنا سب کچھ اس کے حضور پیش کر دو پھر وہ تمہارا ہو جائے گا۔ ﴿ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ﴾ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے سودا کر لیا ہے اور وہ سودا خدا کا مومنوں سے ایک سودا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم یوں کرو کہ اپنی جان، اپنے اموال سب کچھ میرے حضور پیش کر دو۔ کتنا بڑا کام ہے اگر یہ سمجھ کر کوئی انسان حق کو قبول کرتا ہے یا یہ سمجھا کر کسی کو حق کی طرف بلایا جاتا ہے تو کتنے ہیں

جو جواب دیں گے۔ مگر ساتھ ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سودے کے نتیجے میں "بان لھم الجنۃ" یہ میرا اقرار اور وعدہ ہے کہ ان کو ضرور جنت عطا کروں گا اور یہ جنت آخرت میں نہیں اس دنیا میں بھی ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ایک اہم بات ہے۔ اگر لالچ دینی ہے تو یہ لالچ دو کہ خدا کی خاطر قربانی کرو اور پھر دیکھو کو خدا تعالیٰ تمہاری قربانیوں کو کیسے قبول فرماتا ہے، کیسے کیسے تمہاری پریشانیاں دور کرنے کا انتظام کرتا ہے، تمہاری روزمرہ کی جہنم کو جنت میں تبدیل کرنے لگتا ہے۔ پس اگر دین خدا کی خاطر ہے تو خدا سے وعدے ہونے چاہئیں اور لالچ جو دینی ہے وہ خدا کے حوالے سے دی جائے۔ اپنے آپ کو بیچ میں سے نکال لیں کیونکہ محض پہلی بات کہہ کر خوف دلانا حکمت کے بھی خلاف ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے بھی خلاف ہے۔ یعنی قرآن کریم نے نبیوں کو بشیراً و نذیراً قرار دیا ہے۔ وہ بشارت بھی دیتے ہیں اور ڈراتے بھی ہیں تو بہت سی باتوں سے ڈراتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم ہمارے ساتھ شامل ہو گے تو تمہارے ساتھ یہ سلوک کیا جائے گا جو ہمارے ساتھ شامل لوگوں سے کیا جارہا ہے اور اس پہلو سے بھی آنحضرت ﷺ نذیر تھے جو غیروں کو ڈرانے کے علاوہ اپنوں کو بھی ڈراتے تھے۔ ایک موقع پر بعض صحابہ نے مکے کے ظلموں سے تنگ آکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ اب تو حد ہو گئی ہے۔ ہم قوم کے سردار تھے اور عزت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا، ہماری بات کو حکم سمجھا جاتا تھا، آج یہ حال ہو گیا ہے کہ گلیوں کے لونڈے بھی ہم پر پتھر اٹھاتے اور آوازیں کستے ہیں۔ آنحضرت ﷺ خاموشی سے سنتے رہے اور جب انہوں نے بات ختم کر لی تو فرمایا دیکھو تم سے پہلے ایسے نبی تھے جن کے ماننے والوں کے سروں کو آروں سے چیر اگیا اور دو نیم کر دیا گیا اور انہوں نے اف تک نہیں کی۔ تم جانتے ہو تم کس پر ایمان لائے ہو۔ سب نبیوں کے سردار پر ایمان لائے ہو یعنی یہ باتیں implied ہیں جس کو کہتے ہیں نا آنحضور ﷺ کے بیان میں یہ سب باتیں شامل ہیں۔ لیکن لفظوں میں بظاہر شاید کسی کو نہ دکھائی دیں مگر اس کو غور سے پڑھیں اس جواب کو تو آپ لرز اٹھیں گے کہ اپنوں کو ڈرا رہے ہیں، بتا رہے ہیں کہ مجھے قبول کرنے کے نتیجے میں اس سے زیادہ ظلم ہونگے جو ظلم پرانے نبیوں کے زمانے میں نبیوں کے ماننے والوں پر کئے گئے۔ تو ڈرانا تو برحق ہے مگر پھر بشارتیں بھی تو تھیں۔ ایسی بشارتیں کہ جیسی کسی نبی نے کبھی کسی کو کوئی بشارت نہیں دی قیامت تک کے لئے اپنی امت کی سربلندی کی بشارتیں عطا فرمائیں۔ جنت میں اپنے آپ کو کوثر کے سردار کے طور پر پیش فرمایا اور فرمایا کہ میرے ہاتھوں سے تمہیں وہ کوثر کی مے پلائی جائے گی جس جیسی اور کوئی چیز دنیا میں نہیں، نہ آئندہ دنیا میں ہو گی۔ کوثر کا پلانا ایک ایسی سبیل ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی جس میں ہر قسم کی نعمتیں موجود ہیں یہ آنحضرت ﷺ نے صرف اپنے ساتھ وابستہ فرمائی ہے۔ یہ بات کسی اور نبی کے متعلق آپ نے بیان نہیں فرمائی۔

پس جہاں مصیبتیں زیادہ ہیں وہاں نعمتیں بھی تو بہت بڑی ہیں اور عظیم الشان نعمتیں ہیں ان کی تفصیل میں جانے کا تو وقت نہیں ہے کیونکہ بڑے وسیع پیمانے پر آنحضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی وہ فضیلتیں بیان فرمائی ہیں جن کو عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ ہی کی فضیلتیں ہیں لیکن ذرا غور کریں تو وہی فضیلتیں آپ کی امت کی فضیلتیں بھی بن جاتی ہیں اور اس حصے پر لوگ غور نہیں کرتے۔ **وہ فضیلتیں جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے عطا فرمائیں وہ ساری ایسی ہیں جو آپ کی وساطت سے ساری امت تک پہنچتی ہیں ساری امت تک ممتد ہوتی ہیں اور ہر انسان ان سب رستوں پر چل چل کے تھوڑا ان فضیلتوں سے حصہ پا سکتا ہے۔** اور عجیب بات ہے کہ تعریف کرنے والے ایسی باتوں پر سر دھنتے ہیں کہ آپ حاشر ہیں، آپ اول ہیں، آپ آخر ہیں، آپ خاتم ہیں اور نہیں جانتے کہ ہر مومن کو وہ ہونا چاہئے ورنہ اسے آنحضرت ﷺ کی ان فضیلتوں کی تعریف کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔

دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو اللہ نے عرفان عطا فرمایا، فرماتے ہیں کہ ؎

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل ☆ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظر ان سب فضیلتوں پر تھی جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تمام نبیوں سے ممتاز طور پر عطا کی گئیں اور تقاضا اس کا یہ سمجھا کہ "تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے" پس وہ جو آنحضرت ﷺ کی فضیلتوں پر قدم آگے نہیں بڑھاتا وہ نہ انذار کے مضمون سے واقف ہے نہ تبشیر کے مضمون سے واقف ہے۔ واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں جو میں اس وقت بیان کر رہا ہوں۔ اپنے انذار میں بھی وضاحت کریں اور خوب کھولیں کہ جو شخص رستے کے خطرے نہ بتائے اسے رستے کی طرف بلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ایک انسان کو آپ پہاڑ کی چوٹی سے دعوت دیں کہ آؤ میری طرف آؤ اور یہ نہ بتائیں کہ رستے میں کتنی کھڈیں ہیں، کتنے ایسے جانور مثلاً بعض دفعہ سانپ رستوں میں ہوتے ہیں، بعض دفعہ بھیڑیئے یا اور کئی قسم کے جانور، زہریلے جانور رستے میں بیٹھے ہوتے ہیں مختلف جھاڑیوں میں چھپے بیٹھے ہیں اس لئے آؤ تو اس رستے سے آؤ جس رستے سے میں آیا ہوں اور وہ رستہ محفوظ رستہ ہو اس رستے پر چل کر خطرہ نہ ہو۔ اگر انسان اس طرح دعوت دے تو لازم ہے کہ جہاں وہ خوشخبری دے گا کہ آؤ بلندی کی طرف آجاؤ، ہاں انذار بھی کرے گا اور بتائے گا کہ اس رستے میں کیا کیا خطرات درپیش ہیں۔

تو خطرات کا بتانا لازم ہے اس کے بغیر دعوت کا حق نہیں ہے کیونکہ دنیا میں ایک بھی نبی نہیں ہے جسے نذیر اور بشیر نہ کہا گیا ہو۔ یہ دونوں صفات ہیں جو نبیوں کے ساتھ چلتی ہیں اور یہ دونوں صفات ہیں جو جماعت احمدیہ کو اپنانی ہونگی۔ پس آپ جب تبلیغ کرتے ہیں تو ہر قسم کے خطرات سے آگاہ کریں بلکہ بعض موقع پر منافقوں کے خطرے سے بھی آگاہ کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں بعض دفعہ مجھے معین ہدایتیں دینی پڑتی ہیں مثلاً جلسہ سالانہ پر کچھ منافق لوگ آجاتے ہیں تو وہ احمدی جن کے ساتھ کوئی نئے احمدی آرہے ہوں ان کو سمجھانا پڑتا ہے کہ ان کو پہلے بتاؤ کہ یہ صاحب وہ ہیں جنہوں نے تمہارے پاس آکے یہ یہ باتیں کرنی ہیں اور ان باتوں کا جوب پہلے ہم سے لے لو کیونکہ اگر تم نے سن لیا اور اثر پڑ گیا تو تم خود پیچھے ہٹ جاؤ گے اور بظاہر تہذیب کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ہمارے سامنے باتیں اٹھاؤ گے نہیں لیکن تمہارا دل میلا ہو جائے گا۔

**پس لازم ہے کہ سچائی کو اس طرح پہچانیں کہ اس کے باریک سے باریک تقاضے بھی آپ پورے کرنے کی کوشش کریں اور تبلیغ کی سچائی میں یہ باتیں سب شامل ہیں۔** لوگ سمجھتے ہیں تعداد بڑھانی ہے، لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اگر بتادیا کہ ہم نے پچاس کر لئے یا سو کر لئے تو ہمیں اس سے فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ بالکل غلط خیال ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ اس قسم کی بچگانہ باتوں سے اگر وہ مجھے خوش کرنا چاہتے ہیں تو میں کبھی بھی خوش نہیں ہوا اور اگر وہ خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو ظلم ہے کہ خدا کو ایک عام سمجھ والے انسان سے بھی کم تر سمجھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیسے اس تعداد پر خوش ہو سکتا ہے جو تعداد اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے اور اللہ کی خاطر تبدیلی نہ پیدا ہو۔

پس کینیڈا کی جماعتوں کو میرا پہلا پیغام تو یہ ہے کہ تبلیغ کی طرف توجہ کریں اور جس حقیقت کی طرف میں نے آپ کو متوجہ کیا ہے اس کو پیش نظر رکھیں۔ آپ کی تبلیغ ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی اگر آپ "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" کے معنے نہ سمجھیں اور اپنے نفس کو اور اپنے نفس کے شیطان کو پہچاننے کی صلاحیت نہ پیدا کریں۔ اگر آپ نے یہ نہ کیا تو پھر آپ کی زندگی ایک جھوٹ ہو گی اور کچھ بھی فیض آپ اللہ اور اللہ کے بھیجے ہوؤں سے نہیں پا سکتے۔ اور یہ تو ایک روزمرہ کی ایکسر سائز ہے یعنی ورزش ہے ایسی ورزش ہے جس کے بغیر آپ کا روحانی قدم بن ہی نہیں سکتا، اس میں جان نہیں پیدا ہو سکتی۔

"اعوذ باللہ" کے تقاضے سمجھنے ہیں تو "لا حول ولا قوۃ" کے مضمون کے اوپر بھی غور کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی بھی خوف کی جگہ نہیں ہے۔ حول، خوف سے بچنے کی طاقت نہیں ہے اور کوئی بھی نعمتیں عطا کرنے والی طاقت یعنی قوت نہیں ہے۔ "الا باللہ" مگر اللہ کے ذریعے۔ اور جھوٹ میں خوف اور حرص دونوں اپنے اپنے رنگ میں گہرا اثر دکھاتے ہیں۔ ایک طرف تو انبیاء کا پیغام ہے جس میں بشارت بھی ہے اور انذار بھی ہے۔ انذار بھی ہے اور بشارت بھی ہے۔ دوسری طرف شیطان کا پیغام ہے وہ بھی ایک انذار اپنے اندر رکھتا ہے، وہ بھی ایک بشارت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کا انذار بھی جھوٹا، اس کی بشارت بھی جھوٹی۔ وہ انذار یہ کرے گا کہ دیکھو اگر تم نے میری بات نہ مانی تو اپنی دنیا اپنے ہاتھوں سے گنوا بیٹھتے ہو۔ اور یہ مضمون جو ہے کینیڈا میں اس لحاظ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ بہت سے Immigrants ہیں، بہت سے ایسے دوست ہیں جو پاکستان میں بعض دفعہ حقیقی مظالم سے تنگ آکر بعض دفعہ اسی خوف سے تنگ آکر کہ یہ حقیقی مظالم ہمارے سر پر لٹکے ہوئے تو ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو محض اقتصادی خرابی کے پیش نظر اس غربت سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب ان کے لئے یہ تینوں وجوہات اپنی اپنی جگہ ان کے لئے رزق کا جواز پیدا کرنے والی تو ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق کو بھی ہجرت کا جواز قرار دیا ہے کیونکہ یہ نہیں فرمایا کہ رزق پیش نظر ہو اور جھوٹ بولو کہ ہمیں فلاں مصیبت پڑی ہوئی تھی اس لئے نکلے ہیں۔ اب یہاں پہنچ کر آپ دیکھیں کتنے ہیں جو لاحول میں شیطان کی آواز سنتے ہیں اور خدا کی آواز نہیں سنتے۔ شیطان ان کو ڈراتا ہے۔ وہ کہتا ہے دیکھو تم نے اگر سچ بول دیا تو مارے گئے۔ سارے پیسے تم برباد کر بیٹھے ہو۔ اپنی جائیدادیں بیچ آئے ہو یہاں پہنچے ہو، چھوٹے چھوٹے تمہارے بچے ہیں اگر تم نے جھوٹ نہ بولا تو تمہیں ہرگز یہ حکومت اجازت نہیں دے گی واپس جانا پڑے گا اور پہلے سے بدتر حال میں واپس لوٹو گے۔ یہ شیطان کا ڈراوا ہے اور یہ ڈراوا وقتی طور پر سچا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ بعض دفعہ شیطان ایسے ڈراوے بھی دیتا ہے جو انسان کو شیطان پر ایمان لانے

میں مدد دیتے ہیں۔ چنانچہ ذالقعدہ یہ اس کے ساتھ ہو بھی جاتا ہے اگر اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ کاش میں شیطان کی بات مان لیتا اور اللہ کی بات رد کر کے جھوٹ کا سہارا لے لیتا تو ایسا شخص ہمیشہ کے لئے ضائع ہو گیا پھر کبھی خدا اس کی نہیں سنے گا۔ لیکن اگر وہ ابتلاء میں ثابت قدم رہے اگر وہ کوڑی کی بھی پرواہ نہ کرے جو کچھ جاتا ہے خدا کی راہ میں جائے اور سوچے کہ اس نے اللہ سے عہد کیا کیا تھا۔ عہد تو یہ کیا تھا کہ میری جان، میرا امال، میرا سب کچھ تیرے سپرد ہو گیا اب تو جانے اور جو بھی تو نے اپنے بندوں سے وعدے کئے ہیں ان وعدوں کا تو میرے حوالے سے بھی خیال رکھے یہ اب تیرا کام ہے۔ جس نے یہ وعدہ کیا ہو اس کو اگر کینیڈا کی امیگریشن نہ مل رہی ہو جھوٹ کے بغیر اور وہ سب خدا سے کئے ہوئے وعدوں کو چھوڑ کر پیٹھ کے پیچھے پھینک کر یہ فیصلہ کرے کہ میں نے تو یہاں رہنا ہی رہنا ہے تو آپ بتائیں کہ یہ جھوٹ اس پر کیا اثر دکھائے گا۔

ایسے لوگوں کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ زہر کی بھی قسمیں ہیں جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا تھا بعض زہر ایسے ہیں جو وقتی طور پر مشکل میں ڈالتے ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد ان کی سزا ملی اور معاملہ ختم ہوا۔ مثلاً پیٹ خراب ہوا، مرچیں کھالی ہیں اب یہ تو نہیں کہ ساری عمر مرچیں پیچھا نہ چھوڑیں۔ تھوڑی دیر سی سی کی، مشکل میں پڑے، کچھ دوائیاں وغیرہ کھائیں اور چھٹی ہوئی۔ اور پھر دوبارہ جب تک آپ نہ کھائیں دوبارہ سزا نہیں ملے گی لیکن آرسنک Arsenic کھالیں تو خواہ وہ تھوڑا ہو خواہ زیادہ ہو ساری عمر آپ کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ پرانے مردے جو فراعین مصر کے نکالے گئے ہیں یا اس سے بھی پہلے کے مردے جو نکالے گئے ہیں سائنس دان ان کی ہڈیوں کا جائزہ لے کر بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے کتنا آرسنک کھایا ہوا ہے۔ یہ مرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔

**تو وہ جھوٹ جو بظاہر دائمی فائدے پہنچاتا ہے اس کا نقصان بھی دائمی ہوتا ہے۔** ایسے لوگ جو اس قسم کے جھوٹ کے بعد ٹھہر جاتے ہیں ان کو کوٹھیاں بھی مل جاتی ہیں، ان کو موٹریں بھی نصیب ہو جاتی ہیں۔ بظاہر دنیا کے سامان ہیں، بچے پل رہے ہیں یاد رکھیں کہ یہ وہ جھوٹ ہے جو پیچھا چھوڑنے والا نہیں۔ جتنا فائدہ لمبا ہو گا جھوٹ کے نتیجے میں اتنا ہی آپ کی ساری زندگی آپ پر لعنتیں ڈالے گی کہ تم نے غیر اللہ سے یہ سب کچھ حاصل کیا ہے۔ اور اگر آپ کو فوراً اس کی ہوش نہیں آئے گی تو تب ہوش آئے گی جب آپ کی اولادیں آپ کے سامنے ضائع ہو جائیں گی۔ گھروں سے برکت اٹھ جائے گی اور عملاً آپ سرکتے سرکتے نظام جماعت سے بالکل اکھاڑ کے باہر پھینک دیئے جائیں گے۔

لوگ سمجھتے نہیں ہیں وہ وقتی فائدے کو دیکھتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ "لاحول ولا قوۃ" قوت بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے اور خوف بھی خدا ہی کا رکھنا ہے اور ہر وہ خوف جائز ہے جس کے نتیجے میں خدا ہاتھ سے جاتا ہو۔ اسی خوف کو قبول کر لو یعنی ان معنوں میں کہ اس کا نقصان قبول کر لو۔ اور ہر قوت وہی قوت ہے جو اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے، ہر رزق وہی رزق ہے جو اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ تو ایسے ایسے موقعوں پر آکر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بڑی ہم نے چالاکی کی ہے، ایسا جھوٹ بولا ہے کہ دیکھو اب کتنے ٹھیک ٹھاک ہیں ہم، کتنے اچھے حال میں ہو گئے ہیں اور وقتی طور پر ہو بھی جاتا ہے مگر میرا تجربہ ہے کہ ایسا جھوٹ جو لمبا فائدہ پہنچانے والا ہے وہی لمبا نقصان بھی پہنچایا کرتا ہے کیونکہ تاثیریں خدا تعالیٰ نے اسی طرح رکھی ہیں۔

پس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کی پرواہ نہیں کرتا لیکن وہ قسمیں جن میں تمہارا ارادہ داخل ہو جن میں وضاحت کے ساتھ تم جانتے ہو کہ یہ جھوٹ ہے اور پھر جھوٹ بول رہے ہو ان پر اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ کرے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دنیا کے زہر تو اپنے مزاج کو سچا ثابت کر دکھائیں، ان میں تو پکڑ کا مادہ ہو مگر وہ زہر جن کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ ان پر ضرور تمہاری پکڑ ہو گی وہ اپنی پکڑ نہ دکھائیں، یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ بعض زہر گھل جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ بعض زہر پھر آگے نسلوں کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ ان بچوں کا کیا قصور تھا لیکن قانون قدرت ہے کہ بعض زہروں میں یہ تاثیر ہے وہ لمبا چلنے والے ہیں، وہ نسلوں میں بھی داخل ہو جاتے ہیں۔


A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34


پس گناہ میں بھی لمبا چلنا اور نسلوں میں داخل ہونا اس کے مزاج میں شامل ہے اور جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اگر آپ نے جھوٹ سے توبہ نہ کی تو پھر آپ کی سوسائٹی میں پاک تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس سب سے پہلے تو لوگوں کے جھوٹ آپ کو بتاتا ہوں وہ کیوں جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ جھوٹ سے یہ فائدہ وابستہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھے سمجھے جائیں گے اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ اگر کسی نے ایک بھی بیعت نہیں کروائی تو نہ کروائی ہو ہم اس کو برا تو نہیں سمجھتے، اس کو کمزور سمجھتے ہیں، اس پر رحم کرتے ہیں اس کو توجہ دلاتے ہیں مگر وہ شخص جس نے بیس بیعتیں کروا کے خوشنودی حاصل کی ہو دو طرح سے شرک کرتا ہے۔ ایک یہ کہ جھوٹ بولا اور جھوٹ اپنی ذات میں شرک ہے اور دوسرا یہ کہ بندے کو خوش کرنے کی خاطر خدا کو ناراض کر لیا ہے۔ ایسے لوگوں کے جو بڑے ہیں یعنی بڑے سے مراد نظام جماعت میں بڑے ہیں امیر ہو یا جو بھی ہو اس کو خوش کرنے کی خاطر آپ کہتے ہیں دیکھو جی ہم نے یہ کام کیا ہے یا مجھے خط لکھ دیتے ہیں اور ساتھ دعا بھی لکھتے ہیں کہ دعا بھی کریں ہمارے لئے ہم نے بڑا اچھا کام کیا ہے اور انہی میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے وہ کام نہیں کیا ہوتا یعنی حقیقت میں نہیں کیا ہوتا تو نہ میری دعا ان کے کام آسکتی ہے نہ ان کی اپنی دعا ان کے کام آسکتی ہے کیونکہ وہ بندے کو خوش کر رہے ہیں اصل میں۔ پس جھوٹ میں یہ بات داخل ہے کہ جھوٹ کے نتیجے میں انسان اپنا دنیا کا فائدہ اس طرح چاہتا ہے کہ اللہ کی نظر سے گویا بچ گیا ہے تو خدا اسے پکڑے گا نہیں۔ اپنے دلوں سے، اپنے ضمیر سے، اپنی عادات سے جھوٹ کو اس طرح صاف کر دیں جس میں کچھ بھی اس کا آپ کی ذات میں کچھ بھی اس کا باقی نہ رہے۔

یہ جدوجہد بڑی لمبی ہے روزمرہ آپ کے گھروں میں جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔ آپ بول رہے ہیں، اپنی بیویوں سے بول رہے ہیں، بچے اپنے ماں باپ سے بول رہے ہیں اور ان چیزوں کو پکڑا نہیں جا رہا۔ پس میں آپ سے متوجہ ہو کر یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے اگر کینیڈا کی جماعت میں نئی زندگی پیدا کرنی ہے تو ان شیطانی زہروں سے بچیں جو زندگی کے دشمن ہیں۔ ان کے ساتھ زندگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اپنے آپ کو پاک صاف کر لیں۔ اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ رکھیں۔ اللہ کے سوا کسی سے اپنی کوئی حرص نہ باندھیں۔ جو کچھ مانگنا ہے خدا سے مانگیں۔ اور اس مانگنے کے لئے وہ صبر دکھائیں جس کے نتیجے میں آخر دعائیں قبول ہوا کرتی ہیں۔ دنیا کی محنتیں لازم ہیں وہ آپ کو کرنی ہونگی مگر جلدی دولت حاصل کرنے کے لئے اگر آپ خدا کو ناراض کرتے ہیں، سود اٹھا لیتے ہیں سروں پہ بڑے بڑے قرضوں کا بوجھ ڈال لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس طرح ایک بڑا کارخانہ قائم کر لیا، بڑی بزنس کر لی تو یہ سب جھوٹ ہی کے قصے ہیں۔

اللہ نے ان باتوں میں سود کی کمائی سے اپنے آپ کو طاقت دینے سے منع فرمایا ہے اور سود کی کمائی میں بھی پھر فرق ہیں۔ بعض جگہ سود نام ہے لیکن حقیقت میں وہ سود نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ فنانشل نظام کے تابع آپ کو کچھ کرنا پڑتا ہے لیکن میں نے اس میں ایک ایسی پہچان آپ کے سامنے کھولی ہے پہلے بھی، اب میں پھر کھولتا ہوں جس کے نتیجہ میں آپ بالکل واضح سمجھ لیں گے کہ آپ نے کیا حرکت کی۔ اب آج کل جو سودی نظام ہے وہ اس طرح دنیا پر چھایا ہوا ہے کہ کوئی تاجر اس سے بچ کر نکل ہی نہیں سکتا۔ لیکن جب وہ ضمانت لکھواتا ہے کوئی یعنی اس بینک کے پاس جس سے اس نے قرضہ لیا ہے اگر وہ اس میں سچ بولتا ہے اور جتنا ہے اتنا ہی دکھاتا ہے تو پھر یہ سود تو ہے مگر اس قسم کا مکروہ سود نہیں جو انسانی نفس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

بعض لوگ کاغذات کی تیاری کرتے ہیں لوگوں کے پیچھے بھاگے پھرتے ہیں، ان سے سرٹیفکیٹ لیتے ہیں اور ان کا سب کچھ گھر کا بیچ بھی دیا جائے تو اگر ان کو دس ہزار ڈالر سے زیادہ نہیں مل سکتا تو کاغذات میں وہ اتنی قیمت مقرر کر لیتے ہیں اور بینک کے مینیجر سے اتنی دوستیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ یہ کہتے ہیں جی ان کی ایک لاکھ کی جائیداد بینک کے نام ہو گئی اور جو کچھ بھی ان کا حق تھا اس سے نوے فیصد زیادہ وصول کر لیا۔ اور جب یہ لوگ پھر گرتے ہیں جب ان سے ناکامیاں ہوتی ہیں تو تجارت میں تو اونچ نیچ دونوں چلتے ہیں ضرور۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک تاجر سو فیصدی اپنے نفع پر یقین رکھتا ہو۔ پس جب وہ گرتے ہیں تو بیوی بچے سارے برباد، کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ قرضے مانگتے ہیں لوگوں سے کہ ہم بہت مضبوط ہیں، ہم آپکے قرضے واپس کر دیں گے اور ان قرضوں میں آپ کا حصہ بھی ڈالیں گے یعنی اس فائدے میں آپ کا حصہ ڈالیں گے جو ان قرضوں سے ہمیں نصیب ہو گا۔ سب جھوٹ بولے رہے ہوتے ہیں یا کم سے کم اکثر جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں گھر گھر میں فساد اور جماعت میں اختلافات۔

یاد رکھو شیطان آپ کا دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں کھول کر بیان فرمایا ہے کہ یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ شیطان بات کرے اور تمہارے حق میں بات کرے اس کے باوجود تم اس کی بات سنتے ہو۔ دشمن کی باتیں مانتے کیوں ہو یا تو دل میں یقین ہی نہیں ہے کہ اللہ سچ بولتا ہے۔ اللہ کہتا ہے شیطان تمہارا دشمن ہے، آپ دل میں کہتے ہیں نہیں ہر دفعہ نہیں بعض دفعہ بعض دفعہ بڑا دوست بھی ہوتا ہے، فلاں جگہ ہمیں شیطان سے فائدہ پہنچا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ شیطان

کی دوستی بالآخر ضرور نقصان پہنچاتی ہے اور یہ تو ایسا مضمون ہے جس پر مسلمانوں کے علاوہ بھی دنیا میں لکھنے والوں نے لکھا ہے اور وہ شیطان کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ شروع میں وہ سبز باغ دکھاتا اور انسان سے بڑے بڑے وعدے کرتا ہے مگر ایک وعدہ لے لیتا ہے اس سے کہ اپنی روح میرے پاس فروخت کردو۔

پھر جب اس کو دنیا نصیب ہوتی ہے تو اس روح فروخت کرنے کے نتیجے میں پھر جو اسکو دنیا میں جنم ملتی ہے اس کے نقشے کھینچنے والوں نے کھینچے ہیں بڑے بڑے دنیا میں اچھے لکھنے والے ہیں جنہوں نے اس مضمون کو اپنے اپنے رنگ میں بیان کیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایک آیت میں اس بات کو ہمیشہ کے لئے خوب کھول دیا کہ یاد رکھو شیطان تمہارا دشمن ہے اور اللہ ولی ہے۔ "الله ولی الذین آمنوا" وہ جو ایمان لاتے ہیں ان کا دوست ہو جاتا ہے۔ یہ چھوٹی سی حقیقت ہے جس کو آپ نظر انداز کر دیتے ہیں اور پھر نقصان اٹھاتے ہیں۔

**میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اب مغربی دنیا میں کثرت سے پھیلنے کے لئے جہاں اور باتوں کی ضرورت ہے وہاں سچائی پر قائم ہونے کی ضرورت ہے۔** کئی لوگ شکایتیں کرتے ہیں کہ ہم تو بہت کوشش کر چکے مگر پھل نہیں لگتا اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا فرمایا سچوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور جھوٹوں کے منہ اور ہوتے ہیں۔ وہ تبلیغ میں سچے بھی ہوں اور اپنی زندگی میں جھوٹے ہوں تو ان کو پھل نہیں لگیں گے۔ اس لئے دل کی سچائی ضروری ہے۔ **ہر وہ چیز جو خدا کی راہ میں آپ نے حاصل کرنی ہے وہ دل کی سچائی کے بغیر آپ کو نصیب نہیں ہو سکتی۔**

پس بجائے اس کے کہ میں زیادہ تفاصیل میں جا کے آپ کو بتاؤں کہ یہ کرو اور وہ کرو اور میں بتا بھی چکا ہوں مختلف مواقع پر اس مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں مگر آج کے خطاب کے ذریعہ میں آپکو اور آپ کے حوالے سے ساری دنیا کو جھوٹ کے خلاف جہاد کے لئے آواز دیتا ہوں لیکن یہ آواز ہر سننے والے کے دل پر اثر کرے تو اس کا فائدہ ہے۔ اگر آپ کے دل میں حرکت نہیں پیدا کرتی تو پھر اس آواز کا کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں۔ اپنے نفس پر غور کیا کرو اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایک غور کا عذر ہمارے پاس روزانہ آتا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں "اعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم" اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگ رہے ہیں روندے ہوئے، دھتکارے ہوئے شیطان کی شرارتوں سے اور روزانہ دھتکارے ہوئے، روندے ہوئے شیطان کی آوازیں آپ سنتے ہیں ان پر لبیک کہہ رہے ہوتے ہیں تو اس اعوذ بالله کا کیا فائدہ۔ اور اگر اس قسم کی اعوذ باللہ پڑھ کر آپ قرآن کریم پڑھیں گے تو قرآن بھی آپ کو فائدہ نہیں دے گا اور اگر اس اعوذ بالله میں کوئی شرارت داخل ہو گی عمداً آپ خدا کی باتوں کو جھٹلانے والے اور شیطان کی پناہ مانگنے والے ہوں تو پھر قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ یہی وہ قرآن ہے جو نیکوں کو تو نیکی میں ترقی دیتا ہے اور بدوں کو ان کی بدی میں بڑھاتا ہے اور ان کے دل کے زنگ کھل کر باہر آجاتے ہیں ان کی بیماریاں پہلے سے بڑھ جایا کرتی ہیں۔ تو اعوذ بالله ہی وہ کنجی ہے جس کے ذریعے قرآن میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔ اپنے نفس کے شیطان سے پناہ مانگیں، دوسرے شیطانوں سے پناہ مانگیں اور پھر قرآن کریم پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جیسا کہ وعدہ فرماتا ہے آپ کو ضرور شفا بخشے گا۔

**پس اپنے گردو پیش نظر ڈالتے ہوئے اپنے اندر صداقت کی طاقت پیدا کریں** اور صداقت ایک بہت ہی عظیم الشان چیز ہے اس کے ذریعہ کمزوروں میں طاقت آجاتی ہے۔ وہ لوگ جن کی باتیں عام اثر نہیں دکھاتیں جب وہ سچے ہو جائیں تو علم سے بہت بڑھ کر ان کی سادہ باتیں دنیا پر اثر انداز ہونگی۔ پس **آپ سچے ہو کر ایک ایسی سوسائٹی اس ملک میں بن جائیں جو ہر لحاظ سے دنیا سے ممتاز ہو۔ آپ کے اندر صداقت کی روشنی ہو اور صداقت اپنی ذات میں قناعت بھی عطا کرتی ہے۔** یہ بات ہے جو لوگ بھول جاتے ہیں کہ حقیقت میں انسانی ضرورتیں پورا ہونے کا جو تصور ہے وہ ایک نسبتی چیز ہے۔ آپ کو جھوٹ بول کر، شیطان کی عبادت کر کے دنیا مل بھی جائے تو دل کی آگ تو نہیں بجھے گی، اس سے وہ اور زیادہ بھڑکے گی۔ آپ کی خواہشات کو دل کی آگ اور بھی زیادہ بھڑکائے گی یا خواہشیں دل کی آگ بھڑکائیں گی اور ایسے لوگ بدکتے چلے جاتے ہیں، دور ہٹتے چلے جاتے ہیں اور بے چین رہتے ہیں لیکن جب موت آتی ہے تو پھر ان کو محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی ضائع کر دی۔

سچائی ایک طمانیت بخش چیز ہے۔ سچائی سلامتی ہے۔ وہ جو سچے ہیں وہ غریب ہو کے بھی خوش رہتے ہیں۔ ان کی سادگی میں بھی بڑی نعمتیں ہیں۔ اور یہ تجربے کی بات ہے تجربہ کر کے دیکھیں تو آپ کو سمجھ آئے گی۔ جو کچھ ہے وہ ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسے خوشی سے قبول کر لیں جو مزید لینا ہے اس کی خاطر محنت کریں، حکمت سے کام لیں ضرور توجہ دیں مگر بھروسہ خدا پر رکھیں اور پھر اگر وہ دعا قبول نہیں کرتا تو ہرگز دل میں کسی قسم کی سرکشی کو داخل نہ ہونے دیں کیونکہ اکثر لوگ، اکثر لوگ نہیں تو کم سے کم کچھ ایسے ضرور ہیں جو سوال کرتے ہیں جی آپ کہتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں ہم نے تو دعا کی کوئی بھی قبول نہیں ہوئی۔ ہم نے تو دعا کی کہ ہمیں وہ روپیہ مل جائے، وہ روپیہ مل جائے، وہ جائیداد مل جائے، وہ مکان مل جائے، وہ کار مل جائے، کچھ بھی نہیں ہوا۔

**تو جن کی دعائیں اپنی غرض سے وابستہ ہیں جو اپنی انانیت کے لئے دعا کرتے ہیں اور اللہ کی محبت سے خالی دعائیں کرتے ہیں ان کو کچھ بھی نہیں ملے گا کیونکہ وہ دھوکے میں ہیں کہ خدا کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿یخٰدعون الله والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون﴾۔ ایسے بڑے بیوقوف ہیں دنیا میں وہ سمجھتے ہیں وہ اللہ کو دھوکہ دے سکتے ہیں وہ دھوکہ دے رہے ہیں اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں لیکن بھول جاتے ہیں کہ خدا ان کو دھوکہ دیتا ہے یعنی خدا کا دھوکہ یہ ہے کہ ان کا دھوکہ محض فرضی ہے وہ اللہ کو دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہو سکتے وہ ان کو الٹ پڑتا ہے کیونکہ دنیا واقعی یہ سمجھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ ہم خدا کے نظام کو کلیۃً نظر انداز کر کے وہ حاصل کر سکتے ہیں جو خدا کی تعلیم بتاتی ہے کہ نہیں کرنا اور یہ خدا کو دھوکہ دینا ہے۔

خدا کا ایک رزق کا نظام ہے۔ وہ کہتے ہیں دیکھو ہم نے نہیں مانا اور ہم دوسرے رستے سے وہ حاصل کر چکے ہیں جو تو ہمیں منع کرتا ہے کہ حاصل نہیں کرنا اور نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کی زندگی اگر اس دنیا میں برباد نہیں کرتا تو آخرت میں وہ اس سے بہت بڑی سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ تو یہ بھی ایک دھوکہ ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ دیکھو مجھے کچھ بھی نہیں ہوا، کچھ بھی نہیں ہوا، ہو سکتا ہے۔ یعنی اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک انسان شیطان سے مانگے اس کے دیئے پر پلے اور اپنی دنیا بنالے اور پھر ہنس ہنس کے مومنوں کو دیکھے میں تو کامیاب ہوں، مجھے تو کچھ بھی فرق نہیں ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ جن کو دنیا میں خدا دے دیتا ہے وہ یاد رکھو کہ آخرت میں اسے کچھ بھی نہیں ملے گا اور ان کی سزا آخرت کے لئے مقرر ہوتی ہے اور یہ بات قرآن کریم نے کھول دی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جب کسی ایسے شخص کو یعنی جس کو میں جانتا ہوں دنیا میں سزا ملتی ہے تو مجھے تکلیف تو ہوتی ہے مگر ایک خوشی بھی ہو رہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا غیر نہیں سمجھا کہ دنیا میں کھلا چھوڑ دے۔ مرنے سے پہلے پہلے اس کو کچھ سزا دے دیتا ہے جس سے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ اس نے آخرت میں اس سے مغفرت کا سلوک فرمانے کا فیصلہ فرما لیا ہے اور وہ لوگ جن کو کوئی سزا نہیں ملتی ان کے متعلق میں ڈرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ بدکتے بدکتے بہت دور چلے جائیں گے اور بعید نہیں کہ پھر آخرت میں وہ نامقبول ٹھہریں۔

**پس اپنے اندر سچائی کی باریک راہیں تلاش کریں اور یہ سچائی کی باریک راہیں آپ کے اندر موجود ہیں آپ کی نیتوں نے ان راہوں کو تراشنا ہے۔** جتنے باریک نظر سے آپ نفس پر غور کریں گے آپ کو سچائی کی باریک راہیں نظر آئیں گی مگر دونوں طرف جھوٹ سے بچ کر چلنے والی ہونگی اور اگر آپ ان


C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

باریک راہوں کی تلاش نہیں کریں گے تو ہر طرف جھوٹ ہی جھوٹ ہے [illegible] کہانی ہے۔

پس جماعت احمدیہ کینیڈا کو میں خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ آپ تبلیغ کے کاموں میں بہت پیچھے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو یہاں تبلیغ کر بھی رہے ہیں تو فرضی باتیں کر رہے ہیں۔ نہ خدا کو فرضی باتوں کی ضرورت ہے نہ جماعت کو فرضی باتوں کی ضرورت ہے۔ ہر گھر میں مبلغ پیدا ہونے چاہئیں۔ ہر مرد، ہر عورت، ہر بڑے، ہر چھوٹے، ہر بچے، ہر بچی کو یہ فکر کرنی چاہئے کہ اس نے کسی کو خدا کی طرف بلا کر یہ سعادت حاصل کر لی ہے کہ وہ خدا کا ہو گیا۔ یہ ایک ایسا چسکہ ہے کو اگر آپ کو اسی وقت پڑ جائے تو یہ چسکا ایسا ہے جو پھر آپ کو چھوڑے گا نہیں۔ کوئی نشہ تبلیغ جیسا نشہ نہیں ہے۔ کوئی عادت تبلیغ جیسی عادت نہیں ہے۔ یہ اپنی ذات میں آپ کے دلوں کو پکڑ لیتا ہے جو مزہ آپ کو خدا کی خاطر خدا کے بندوں کو واپس لانے میں ملتا ہے وہ ایک عجیب مزہ ہے اور آنحضرت ﷺ نے خدا کے حوالے سے بیان فرمایا لیکن یہ بندے نہیں سمجھتے کہ آنحضرت ﷺ کا پیغام کیا ہے۔ وہ پیغام اللہ کے حوالے سے مومنوں کو ہے اگر خدا جو دنیا کی لذتیں محسوس نہیں کرتا اپنے متعلق فرماتا ہے کہ مجھے لذت آئی تو تم جن کی خاطر خدا کو لذت آئی تم کیوں وہ لذتیں محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایسا بندہ خدا کا جو گنہگار ہو، خدا سے دور جا چکا ہو وہ توبہ کرلے اور واپس آجائے اور دعوت الی اللہ اسی کا نام ہے کہ آپ ایسے لوگوں کی توبہ میں مددگار بنتے ہیں، انہیں واپس لانے کے لئے آوازیں دیتے ہیں اور پھر جب وہ واپس آتے ہیں تو خدا کی قدموں میں ان کو پیش کر دیتے ہیں۔ یہ جو مضمون ہے اسی کے اوپر روشنی ڈالتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بعض ایسے بندے ہیں جو گناہوں میں زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں اگر وہ واپس آجائیں واقعۃً خدا کے حضور آجائیں تو اللہ تعالیٰ کو اتنی خوشی ہوتی ہے، اتنی خوشی ہوتی ہے کہ وہ شخص جو تپتے ہوئے صحرا میں ایک درخت کے نیچے لیٹا ہو اور اس کا سب کچھ پانی، کھانا، ہر چیز اونٹنی پر لدا ہو اوہ آنکھ کھولے تو اونٹنی غائب ہو چکی ہو اور اس کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا، اس کے بغیر وہ چند دن زندہ نہیں رہ سکتا وہ انتظار میں ہو یہاں تک کہ سورج ڈھلنے سے پہلے وہ اس اونٹنی کو واپس اپنی طرف آتا دیکھے فرمایا جتنی اس شخص کو خوشی ہوتی ہے اس سے زیادہ خدا کو خوشی ہوتی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ خوشی ایسی ہے جو ہمیں حاصل کرنا ہے کیونکہ ہم محتاج ہیں اور ہم بندے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں پر نظر رکھ کر خوشی محسوس فرماتا ہے یعنی خوشی کے معنے اور ہیں جو خدا کے حوالے سے ہوں جو رسول اللہ ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ اے کھوئے ہوئے بندو! تم سورج ڈوبنے سے پہلے واپس آجاؤ کیونکہ سورج ڈوبنے سے مراد زندگی کے سورج کا ڈوبنا ہے اس کے بعد پھر واپسی کا کوئی وقت نہیں رہتا۔ تو سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے حقیقی مالک کی طرف واپس آجاؤ۔ وہ سامان جو اونٹ نے لادا ہوا ہے وہ انسان نے بھی لادا ہوا ہے اور خدا کو خوشی تب ہوتی ہے جب یہ سامان خدا تک واپس پہنچ جائے، جبکہ اس بندے کا اپنا اختیار تھا کہ اسے واپس کر دے پس مرنے سے پہلے جو خدا کا ہے وہ اسے دے دو اور اس میں اللہ تعالیٰ کو یہ خوشی محسوس ہو گی وہ ہمیشہ کے لئے یعنی دائمی طور پر تمہاری خوشیاں بن جائیں گی۔

پس اللہ کرے ہمیں اس کی توفیق ملے، ہم لوگوں کو اس طرح کامیابی کے ساتھ خدا کی طرف بلائیں کہ وہ محسوس کرنے لگیں کہ خدا ہم سے راضی ہو رہا ہے کیونکہ یہ خوشی جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے یہ کوئی آسمانی خوشی ایسی نہیں جس کو آپ محسوس نہ کر سکیں، اس بات کو بھی دل سے نکال دیں۔ جب دور سے آتے ہوئے اونٹ کو وہ شخص دیکھتا ہے جس کی مثال دی جا رہی ہے اونٹ اس کو دیکھ رہا ہے، وہ اس کو دیکھ رہا ہے اسی طرح جب خدا کے قریب کوئی بھٹکی ہوئی روح واپس آتی ہے تو ہو نہیں سکتا کہ اس کی نظر خدا کی نظروں پر نہ ہو۔ ہر قدم جو وہ اٹھاتا ہے اس میں ایک لذت محسوس کرتا ہے۔ اس کا ہر قرب جو خدا کی طرف ہے اس کے لئے بے انتہا خوشیوں کے سامان پیدا کرتا ہے۔ پس وہی خوشیاں ہیں جو ریفلیکٹ (Reflect) ہو رہی ہیں خدا میں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں کوئی خوشیاں محسوس نہیں کیا کرتا۔

پس اللہ کرے ہمیں یہ توفیق ملے، ہم اپنی زندگیوں کی کایا پلٹ دیں، ایک ایسی جماعت بن کر ابھریں جس کے نتیجے میں ہمارے سفر تیزی کے ساتھ ہوں، ہم گھنٹوں کے سفر لمحوں میں کریں، ہم ہفتوں کے سفر گھنٹوں میں کریں، ہم مہینوں کے سفر دنوں سے کم عرصے میں اور صدیوں کے سفر سالوں میں کرنے والے ہوں۔ تین سال ہی تو ہیں باقی اس صدی گزرنے میں اور دیکھو آپ نے کتنی لمبی مسافت طے کرنی ہے۔ بہت دیر سوئے رہے ہیں اب اٹھے ہیں تو سورج ڈوبنے والا ہے اور سفر باقی ہے۔ پس زندگی کا سورج ڈوبنے سے پہلے یہ سفر اختیار کریں اور اگر سورج ڈوبنے کے خیال سے اس خطرے سے کہ ہم کہیں منزل نہ کھو بیٹھیں آپ نے سفر کیا اور محنت کی اور کوشش کی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس قدم پر بھی آپ مردہ ہو کر گریں گے، جس قدم پر بھی آپ جان دیں گے اسی قدم کو اللہ منزل قرار دے دے گا۔

اور یہ اللہ کی رحمتوں میں سے ایک عظیم رحمت ہے کہ اس کی منزل کچھ اور معنے رکھتی ہے اس کی طرف حرکت کا نام ہی منزل ہے، اس کی طرف جدوجہد کا نام ہی منزل ہے جس آن، جس لمحے آپ کو موت آئی وہی لمحہ اگر آپ خدا کی طرف حرکت کر رہے ہیں آپ کی کامیابی کا لمحہ ہوگا۔ آپ قسم کھا کے کہہ سکتے ہیں کہ "فزت برب الکعبة" وہ صحابی جس کے سینے کو چھیدا جا رہا تھا نیزے سے وہ یہ اعلان کر رہے تھے "فزت برب الکعبة" پس موت کے لمحوں میں بھی کامیابی نصیب ہو جایا کرتی ہے اپنی موت کو خدا کے لئے کر لو تو ہمیشہ یہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن


ارشاد نبوی
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر - سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ - خورشید کلاتھ مارکیٹ - حیدری نارتھ ناظم آباد - کراچی - فون نمبر - 629443

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700087 ☎ 2457133

لولاك لما خلقت الافلاك
ترجمہ - (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
منجانب
محتاج دُعا - جماعت احمدیہ اتر پردیش

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان - ☎ 649-04524

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

# وصایا

**وصیت نمبر ۱۵۰۲۵** ...... میں مستفیض احمد ولد مکرم ضمیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۔۲۔۹۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔

اس وقت خاکسار صدر انجمن احمدیہ سے ماہوار ۲۴۸۴ روپے مشاہرہ پا رہا ہے۔ خاکسار اقرار کرتا ہے کہ اپنی آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز جب بھی کوئی جائیداد خاکسار پیدا کرے گا۔ اس کی اطلاع حسب قواعد دفتر بہشتی مقبرہ کو کرے گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

قریشی محمد رحمت اللہ — مستفیض احمد — بدر الدین مہتاب

**وصیت نمبر ۱۵۰۲۶** ...... میں آمنہ طیبہ زوجہ مکرم مولوی محمد یوسف انور قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۔۳۔۹۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔

۱۔ زمین ڈیڑھ مرلہ موجودہ قیمت مبلغ ۱۸۰۰۰ اٹھارہ ہزار روپے ہے۔ یہ زمین مجھے والد صاحب کی طرف سے ملی ہے جو محلہ احمدیہ قادیان میں واقع ہے میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں (اس زمین پر خاکسار کے شوہر نے مکان تعمیر کیا ہے جس میں ہم رہائش پذیر ہیں۔ خاکسار کے شوہر بھی موصی ہیں)

نوٹ:۔ اس مکان کو الگ سے راستہ نہیں ہے بلکہ دوسرے مکانوں کے بیچ میں سے ہو کر جانا پڑتا ہے وضاحت الگ سے دی گئی ہے۔

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰۰۰ روپے ہے۔

۳۔ U.T.I. ۳۵۰ اس کا جو بھی منافع آئے گا بشرح $\frac{1}{16}$ حصہ آمد میں چندہ ادا کرتی رہوں گی۔

۴۔ طلائی زیور۔ انگوٹھی قیمت موجودہ ۴۰۰۰ روپے۔

خاکسار اپنے رہن سہن کے معیار کے مطابق ماہوار مبلغ ۲۰۰ روپے کے اخراجات پر حصہ آمد میں چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ سالانہ حصہ آمد بشرح $\frac{1}{10}$ مبلغ ۲۴۰ روپیہ بنتا ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کے مطابق $\frac{1}{10}$ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے علاوہ کبھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

(ملک محمد مقبول طاہر موصی) — (آمنہ طیبہ اہلیہ مولوی یوسف انور صاحب) — (محمد یوسف انور موصی)

**وصیت نمبر ۱۵۰۲۷** ...... میں حنیفہ بیگم بیوہ حسین علی شاہ قوم مسلمان احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۸۲ء ساکن چک امیر بچھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننتناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰۔۱۱۔۹۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے بیٹے مکرم سید امداد علی شاہ معلم وقف جدید کے ساتھ رہتی ہوں۔ البتہ میرے گزارہ کیلئے سرکاری پنشن ۱۱۱۰ گیارہ سو دس روپے ماہانہ مل رہی ہے۔ میں انشاء اللہ آج تاریخ وصیت سے تادم حیات اپنی پنشن ماہوار سے $\frac{1}{10}$ حصہ آمدنی ادا کرتی رہوں گی۔ میری کسی قسم کی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع میں مجلس کارپرداز کو دوں گی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

جلال الدین نیر ناظر بیت المال آمد — حنیفہ بیگم — عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ جموں۔

**وصیت نمبر ۱۵۰۲۸** ...... میں سید پرویز افضل ولد ڈاکٹر سید حمید الدین احمد مرحوم قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۔۴۔۹۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے $\frac{1}{9}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ یو ٹی آئی کا شیئر ۱۳۰۰۰ (تیرہ ہزار) حسب قواعد مذکورہ بالا جائیداد کی آمد پر چندہ حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ ننگل باغبان میں ایک عدد بارہ مرلہ کا رہائشی پلاٹ ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۶۰۰۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے مجھے ماہوار مبلغ ۲۰۰۰ دو ہزار روپے الاؤنس ملتا ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا $\frac{1}{9}$ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر اپنی زندگی میں مزید کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ سمجھی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

سید صباح الدین — سید پرویز افضل — مظفر فضل

**وصیت نمبر :۱۵۰۳۰** ...... میں شریف احمد ابن ولد مکرم بشیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵۔۴۔۹۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۹۲۲ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) $\frac{1}{7}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ نیز اس کے علاوہ وقتی اور عارضی طور پر جو بھی آمد ہوتی رہے گی اس پر بھی $\frac{1}{7}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{7}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

داؤد احمد قریشی قادیان — شریف احمد ابن قادیان — حافظ مظہر احمد طاہر قادیان

**وصیت نمبر :۱۵۰۳۱** ...... میں سیدہ امۃ الاعلیٰ زوجہ سید داؤد احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۔۳۔۹۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے منقولہ جائیداد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

زیورات چاندی ۱۲۲ گرام جس کی موجودہ قیمت ۸۵۰ روپیہ ہے۔

زیورات سونا ۳۳ گرام جس کی موجودہ قیمت ۱۵۵۹۳ روپیہ ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰۰۰۰ (بیس ہزار) روپیہ ہے۔

خاکسارہ کے خاوند کی ماہانہ تنخواہ ۲۳۶۸ روپیہ ہے خاکسار رہن سہن کے معیار کے مطابق ماہوار ۲۵۰ روپیہ کے اخراجات پر حصہ آمد چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ جس کا سالانہ حصہ آمد مبلغ ۳۰۰ روپیہ بنتا ہے۔

اس کے علاوہ خاکسار کی اور کوئی آمد نہیں خاکسار اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت تازیست ادا کرتی رہے گی۔

اگر اس کے علاوہ کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

نصیر احمد عارف — سیدہ امۃ الاعلیٰ — قریشی محمد فضل اللہ

**وصیت نمبر :۱۵۰۳۳** ...... میں امینہ فرحت زوجہ مکرم محمد ادریس خان صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی 5/3 رائفل روڈ ڈاکخانہ بالی گنج ضلع کلکتہ۔ ۱۹ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵۔۶۔۹۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی: دو انگوٹھیاں۔ ایک جوڑی بالی۔ ایک جوڑی کانٹے۔ ایک عدد ٹوپس اور ایک لاکٹ کل وزن ۲۷ گرام

| | |
|---|---|
| جس کی فروخت قیمت مبلغ | ۸۰۰۰۔۰۰ روپیہ |
| ۲ قیمت ایک عدد سلائی مشین (پرانی) | ۳۰۰۔۰۰ روپیہ |
| ۳۔ ایک عدد کلائی گھڑی | ۱۰۰۰۔۰۰ روپیہ |
| ۴۔ حق مہر بذمہ شوہر | ۲۰۰۰۔۰۰ روپیہ |
| کل میزان = | ۱۱۳۰۰۔۰۰ |

میں مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرے خاوند کی طرف سے مجھے ماہوار تین صد ۳۰۰ روپے جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی آمد کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔ نوٹ: میرے شوہر کی موجودہ آمد اندازاً ۸۰۰ روپے ماہوار ہے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

مولوی سلطان احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ — امینہ فرحت — محمد ادریس خانصاحب کلکتہ

---

**درخواست دعا:** مکرم اکبر احمد صاحب رنگون برما سے مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے اور رنگون مسجد احمدیہ کے قریب مکان خریدنے کی توفیق ملنے کیلئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

# جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ شیرلہ ساونت واڑی (مہاراشٹر) نے ۱۸؍ جولائی بعد نماز جمعہ جلسہ سیرۃ النبیؐ منایا جلسہ کی صدارت صدر جماعت یوسف خان صاحب نے کی تلاوت اور نظم کے بعد مختلف احباب نے تقاریر کیں اور مضامین پڑھے۔ بعد جلسہ شیرینی تقسیم کی گئی۔ (عبدالسلام ہریکر)

☆...... ۲۰؍ جولائی بعد نماز مغرب و عشاء محترم امیر صاحب صوبائی بنگال اور مکرم امیر صاحب کلکتہ کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منتظر حسن صاحب نے مع ترجمہ کی۔ نظم مکرم امیر صاحب کلکتہ نے پڑھی۔ جلسہ میں کل تین تقاریر ہوئیں تھیں۔ (محمد وسیم خان مبلغ سلسلہ کلکتہ)

☆...... ۲۰؍ ۷؍ ۹۷ بروز اتوار مسجد احمدیہ بنگلور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد کیا گیا۔ جلسے کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ٹھیک ۵ بجے شام عمل میں آیا جو مکرم بی ایم داؤد احمد صاحب نے کی مکرم بی ایم نثار احمد صاحب نے عشق رسول کے موضوع پر حضرت مسیح موعودؑ کی نظم پڑھی۔ جلسہ میں مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب۔ مکرم بی ایم نثار احمد صاحب مکرم سید شارق مجید صاحب، اور خاکسار نے تقاریر کی۔ مکرم محمد صبغت اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں بعض تحریرات پڑھ کر سنائیں۔ اس دوران عزیز لقمان احمد اور مکرم طاہر احمد نے نظم پڑھی۔ صدر اجلاس مکرم صبغت اللہ صاحب کے خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسے کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ دوران جلسہ مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب قائم مقام امیر بنگلور نے تمام حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مسائی کو قبول فرمائے اور اسوہ محمدیؐ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ بنگلور)

☆...... جماعت احمدیہ ممبئی نے جلسہ سیرت النبیؐ مکرم عبدالرحمٰن رائچوری صاحب کے مکان پر جو کہ اندھیری میں واقع ہے۔ منعقد کیا۔ جلسے کا آغاز دوپہر ساڑھے بارہ بجے زیر صدارت جناب انوار احمد صاحب زعیم انصاراللہ ناصر احمد خاں کی تلاوت سے ہوا۔ مولوی باسط رسول صاحب نے نظم علیک الصلوٰۃ۔ علیک السلام پڑھی۔ مولوی باسط رسول صاحب نے تقریر کی اور عزیز فرقان احمد محمد مبین خان صاحب نے نظم پڑھی۔ دُعا کے بعد احباب جماعت و مستورات نے نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی۔ جناب عبدالرحمٰن رائچوری صاحب کی طرف سے کھانے اور چائے کی تواضع کے بعد احباب اپنے گھروں کو لوٹے۔ (پرویز احمد ممبئی)

☆...... جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے ۱۸؍ جولائی کو یوم سیرۃ النبی نہایت شاندار طریق سے منایا جس کا آغاز ٹھیک ساڑھے تین بجے نماز تہجد باجماعت سے کیا جس میں مرد وزن کافی تعداد میں حاضر ہوئے۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس خاکسار نے دیا۔ حسب پروگرام ۷ بجے صبح انصار خدام اطفال اور ناصرات کی چھوٹی بچیاں مسجد احمدیہ میں اکٹھے ہو گئے۔ اور ساڑھے سات سے ایک پُر رونق جلوس نظم و ضبط کے ساتھ اپنے آقا و مولا پر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے بستی کی گلیوں سے گزر کر دن کے ۱۰ بجے مسجد میں آ پہنچا منتظمین کے جانب سے بچوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی اور خاکسار نے ان ننھے منے بچوں کو اس تقریب کی اہمیت سے آگاہ کیا اور دعا کرائی۔

نماز جمعہ و عصر اکٹھے ادا کئے گئے۔ بعد نماز جمعہ ایک دلچسپ محفل سوال و جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مبنی لگائی گئی۔ جس میں انصار خدام اور اطفال کے ممبران نے حصہ لیا۔ یہ بابرکت محفل خدا کے فضل سے بڑی کامیابی سے دو گھنٹے تک جاری رہی اس میں اول دوم اور سوئم آنے والے گروپ کو انعام سے نوازا گیا۔ پانچ بجے لوکل صدر جناب مکرم محمد صدیق صاحب کی زیر صدارت جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا بعدہٗ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے اور ایک اڑیہ نظم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھ کر حاضرین کو سنائی گئی۔ اس کے بعد تقریر اور نظم خوانی کا سلسلہ شروع ہوا جس میں ۱۲ مقررین اور چار نظم خوانوں نے حصہ لیا۔ مقررین صاحبان نے حضورؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ مبلغ اعظم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے حوالے سے احباب جماعت کو تبلیغی میدان میں سرگرم ہونے کی تلقین و تاکید کی۔ ساتھ ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام تر خُلق پر عمل کرنے کی احباب کرام کو گزارش کی اور دُعا کروائی۔ یہ تقریب رات کے ساڑھے آٹھ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ جلسے کے اختتام پر حاضرین میں مٹھائی بانٹی گئی۔ لاؤڈ اسپیکر کا اعلیٰ انتظام تھا گھروں میں رہ کر مستورات نے بھی استفادہ کیا۔ اس مبارک دن کی خوشی میں احباب جماعت نے ایک دوسرے کو تحائف بھی دیئے۔ (شمس الدین خان کرڈاپلی)

☆...... جماعت احمدیہ حیدر آباد کا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد ۲۰؍ جولائی کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد (جوبلی ہال) افضل گنج میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا پروگرام مرتب اور شائع کر کے تمام افراد جماعت نیز شہر کے مختلف حلقہ جات کے صدروں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ سکندر آباد کو بھی پمفلٹ بھجوائے گئے اور غیر از جماعت افراد کو بھی تقسیم کئے گئے۔ بعد نماز عصر ۵ بج کر ۱۵ منٹ پر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت شروع ہوا۔ مکرم حمید احمد غوری صاحب آف فلک نما نے تلاوت کی اور ترجمہ سنایا۔ مکرم مقصود احمد مشرق صاحب سکندر آباد کی نعت خوانی کے بعد مکرم محمد عبدالمنان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد۔ مکرم سید ابرار احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق پروفیسر جامعہ عثمانیہ یونیورسٹی۔ محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج آندھرا نے تقاریر کی اور عارف احمد صاحب قریشی آف سلم نگر۔ مکرم محمد منصور احمد صاحب سنتوش نگر نے نظمیں پڑھیں۔ آخر پر صدر اجلاس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد انصاری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے تمام مقررین اور منتظمین اور صدر اجلاس اسی طرح تمام احباب جماعت لجنہ اماء اللہ۔ ناصرات۔ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ و انصاراللہ کا شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے بعد تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ میں تقریباً ۳۰۰ مرد وزن حاضر تھے۔ (محمد عبدالمنان قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد)

☆...... مورخہ ۱۸؍ ۷؍ ۹۷ بروز جمعہ بعد نماز عشاء محمد امام صاحب صدر جماعت تمڑپلی کی زیر صدارت مسجد احمدیہ بشارت میں سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کیلئے لاؤڈ اسپیکر کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت اور دوسرے گاؤں سے آنے والے غیر احمدی دوست بھی جلسہ میں حاضر ہوئے۔ مکرم سلیم احمد صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور مکرم محمد شبیر احمد صاحب یعقوب متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد رفیع احمد صاحب معلم تمڑپلی مکرم محمد شبیر احمد صاحب یعقوب متعلم مدرسہ احمدیہ۔ مکرم یعقوب علی صاحب، معلم اور خاکسار نے تقریر کی۔ دُعا کے بعد جلسہ رات ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر برخاست ہوا۔ (محمد حبیب اللہ شریف معلم علاقہ ورنگل)

☆...... ۲۰ جولائی کو ۹ بجے مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ عزیز حافظ مخدوم شریف کی تلاوت اور عزیز ایس ناصر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ و ایڈیٹر بدر مکرم صدیق اشرف علی صاحب صدر حلقہ ناصر آباد مکرم جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد نے تقریر کی اور عزیز تنویر احمد ناصر نے قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

☆...... امسال جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکرم حاجی صاحب کے مکان پر بروز جمعہ شام کو زیر صدارت مکرم عبدالحمید صاحب صدر جماعت ساگر منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد عزیز اعجاز احمد، کلیم احمد، ندیم احمد امتیاز احمد، فاروق احمد، مزحیل احمد انعام الرحمٰن نے اور حاجی صاحب نے تقریر کی اور امتیاز احمد نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

# ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ بنگلور کو ۵ تا ۱۱ جولائی جماعتی روایات کے مطابق ہفتہ قرآن مجید منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جماعتی پروگراموں کے علاوہ ذیلی تنظیموں نے بھی ہفتہ قرآن کے تعلق میں مختلف پروگرام کا انعقاد کیا۔ ہر روز مسجد احمدیہ میں نماز فجر اور درس کے بعد اجتماعی تلاوت قرآن مجید کے علاوہ قرآن مجید کے فضائل کے موضوع پر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ مورخہ ۷؍ ۷؍ ۹۷ مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ کا اجتماعی اجلاس ہفتہ قرآن مجید منعقد ہوا۔ اسی روز لجنہ اماء اللہ بنگلور نے بھی ہفتہ قرآن کے موضوع پر مسجد میں جلسہ منعقد کیا۔ نیز لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر ہفتہ قرآن کے موضوع پر مذاکرات ہوئے۔ علاوہ ازیں جماعتی طور پر مورخہ ۵؍ ۷؍ ۹۷ کو ہفتہ قرآن کا آغاز جلسہ کے ساتھ ہوا۔ جس میں فضائل قرآن کے موضوع پر مکرم بی ایم نثار احمد صاحب مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب مکرم صبغت اللہ صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ یہ جلسہ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر و مقامی امیر کی زیر صدارت ہوا۔

۱۱؍ ۷؍ ۹۷ کو ہفتہ قرآن کا افتتاحی اجلاس مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم بی ایم نثار احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے تلاوت قرآن مجید اور فضائل قرآن پر تقریر کی بعدہٗ مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے فضائل قرآن اور سورہ فاتحہ کی اہمیت پر مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون نے فضائل قرآن پر تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے علماء کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب جماعت کو نصائح کیں اور اجتماعی دعا کروائی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مسائی کو قبول فرمائے۔ اور قرآن مجید کے معارف کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ بنگلور)

☆...... جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد ۲؍ ۷؍ ۹۷ تا ۸؍ ۷؍ ۹۷ کیا۔ مکرم شیخ مطیع الرحمٰن صاحب نائب صدر جماعت اور خاکسار کی زیر صدارت ہفتہ بھر اجلاس منعقد کئے گئے۔ مختلف عنوانوں پر مقررین نے روشنی ڈالی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھے گئے۔ مقررین کے اسماء اس طرح ہیں۔ مکرم مطیع الرحمٰن صاحب نائب صدر مکرم روزا صاحب زعیم مجلس انصاراللہ۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب قائد مجلس۔ خاکسار شمس الدین خان معلم وقف جدید۔ مکرم شیخ بشیر۔ مکرم عبدالرحمٰن جنرل سیکریٹری۔ عزیزم غلام رسول صاحب طالب علم مدرسہ معلمین۔ عزیزم محمد قیوم صاحب سبحان خان صاحب۔ آخر میں خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ مائک کا اعلیٰ انتظام تھا۔ ... پروگرام سے مستورات نے بھی استفادہ کیا۔ (شمس الدین خان معلم وقف جدید کرڈاپلی)

# جلسہ ہائے یوم خلافت

قبل ازیں مختلف جماعتہائے احمدیہ بھارت کے اسماء کی ایک فہرست شائع ہو چکی ہے جنہوں نے اپنے ہاں جلسہ یوم خلافت منعقد کر کے اپنی مسائی کی رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی تھیں۔ درج ذیل جماعتوں کی رپورٹیں اس کے بعد موصول ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مسائی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

جماعت احمدیہ شیرلہ (مہاراشٹرا) منارگھاٹ (کیرلہ) ممبئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد۔ لجنہ اماء اللہ ساگر۔

## بقیہ صفحہ ۲ اداریہ

"در حقیقت جمعیۃ علماء ہند کے فتوے بجق "تحریک ہجرت" نے برصغیر کے شمال مغربی حصہ میں مسلمانوں کے لئے تباہی و بربادی کا سامان پیدا کر دیا مہاجرین کو افغانستان سے بامر مجبوری واپس آنا پڑا... رش بروک ولیمز کے بیان کے مطابق کابل سے لے کر پشاور تک کی شاہراہ کے دونوں طرف کی زمین ان بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کی قبروں سے بھر گئی۔ جو اس سفر کی صعوبتیں برداشت نہ کر سکے۔

(زندہ رود صفحہ ۲۵۱ بحوالہ اقبال اور احمدیت صفحہ ۱۹۱)

اس موقع پر ہم اس حقیقت کا اظہار بھی کرنا چاہتے ہیں کہ جنگ آزادی کے دنوں میں تشدد اور سیاسی و مذہبی انتہاپسندی کے شدید نقصانات ہم کو نسلاً بعد نسل ورثہ میں ملے ہیں۔ اگرچہ مجاہدین آزادی نے وہ سب کام نیک نیتی سے قومی جذبہ کے تحت کئے تھے لیکن انکے منفی اثرات سے وہ غافل رہے چنانچہ اس کے نتیجہ میں حصول حقوق کے نام پر ہڑتالیں دھرنے، سرکاری املاک کا نقصان آج ایک معمول بن کر رہ گیا ہے اور سیاست تشدد کے خوفناک راستوں سے نکل کر آج جرائم پیشہ لوگوں کی گرفت میں جاتی ہوئی محسوس ہوتی ہے بلکہ کثرت سے ایسی مثالیں سامنے آرہی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے سیاسی لیڈر جرائم پیشہ افراد کے چنگل میں پھنس چکے ہیں چنانچہ اس تعلق میں اخبار ہند سماچار جالندھر ۲۱ر جولائی ۱۹۹۶ء کا فکر انگیز اداریہ حیرت انگیز اعداد و شمار پیش کرتا ہے۔ اخبار لکھتا ہے :-

"اس سے بڑی ستم ظریفی اور کیا ہوگی کہ آج ہر پارٹی میں مافیا اور جرائم پیشہ لوگ داخل ہو گئے ہیں کسی میں کم اور کسی میں زیادہ پچھلے دنوں ہی مشہور اخبار نویس کلدیپ نیّر نے اپنی ایک تقریر میں یہ سنسنی خیز انکشاف کیا ہے کہ گیارھویں لوک سبھا میں ایسے ۴۷ا منتخب لوگ ہیں جن کا پولیس کے پاس کریمنل ریکارڈ ہے ان میں سے ۴۷ا ایسے ہیں جن پر قتل اور زنا بالجبر تک کے سنگین الزامات ہیں۔

چیف الیکشن کمشنر شری ٹی این سیشن کے مطابق لوک سبھا کے حالیہ چناؤ میں اُمیدواروں کے طور پر چناؤ دنگل میں اترنے والے لوگوں میں سے ۴۶۰ کا پولیس کے پاس کریمنل ریکارڈ تھا ان میں سے ۲۸۵ آزاد اُمیدوار تھے جبکہ باقیوں کو مختلف بڑی پارٹیوں نے چناؤ میدان میں اُتارا تھا۔ ان میں سے ۸۵ لوگ ایسے بھی تھے جن کے خلاف عدالتوں میں فوجداری کے مقدمے چل رہے ہیں ان میں سے ۲۷ پر قتل کے سنگین الزامات ہیں"۔

اخبار مزید لکھتا ہے :-

"اب تو گھوٹالوں اور سیاسی اپرادھی کرن کی یہ بیماری مرکز سے نکل کر پردیشوں (صوبوں) میں بھی جا پہنچی ہے ہریانہ میں حال ہی میں ایک ایسا اُمیدوار جیتا ہے جو دہلی میں کبیرے کنگ کے نام سے جانا جاتا ہے جس پر درجنوں فوجداری مقدمات ہیں اور جس کے طوائفوں کے اڈوں پر پولیس کئی بار چھاپے مار چکی ہے اس کے علاوہ ہریانہ میں ۲۰ راجستھان میں ۲۱ اور پنجاب میں ۱۷ ایم۔ ایل۔ اے ایسے ہیں جن کا پولیس ریکارڈ موجود ہے اسی طرح اُتر پردیش ودھان سبھا میں ۱۲۸ ممبران اسمبلی ایسے تھے جن کا مجرمانہ پس منظر تھا اور ایک سابق وزیر اعلیٰ پر تو ۶۷ مقدمے زیر غور تھے یہ سجن آجکل مرکز میں منتری ہیں"۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۱ر جولائی ۱۹۹۶ء اداریہ شری وجے کمار ایڈیٹر اخبار)

آزادی کے پچاس سال بعد بھی ہماری سیاست تنزل اور پستی کی جس گہری دلدل میں پھنسی ہوئی ہے۔ اور دن بدن جرائم کا شکار ہوتی چلی جارہی ہے اس کی وجہ دراصل یہی ہے کہ آزادی کے وقت حضرت امام جماعت احمدیہ کی عدم تشدد اور مذہبی انتہاپسندی سے بچنے کی دردمند آواز کو غور سے سنا نہیں گیا۔

اللہ کا شکر ہے کہ سخت قسم کی مصیبتیں برداشت کرنے کے بعد اب کہیں کہیں سے کچھ آوازیں اُٹھنی شروع ہوئی ہیں ابھی ہم روزنامہ ہند سماچار کا گزشتہ سال کا اداریہ آپ کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں اور اب حال ہی میں کیرلہ ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ میں صوبہ میں سیاسی جماعتوں پر ہڑتالوں پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں امن و امان کے مسائل کے ساتھ ساتھ اقتصادی نقصان بھی ہوتا ہے۔

پس آج وہی باتیں ملک کے دانشور اور ملک کی عدالتیں کہنے پر مجبور ہو رہی ہیں جو جماعت احمدیہ آج سے سو سال قبل نہ صرف کہتی بلکہ اس پر عمل کرتی چلی آرہی ہے۔

یہ بات درست ہے کہ ۲۹ر نومبر ۱۹۴۹ کو بھارت کی آئین ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی آئین کے خالق ڈاکٹر امبیڈکر نے کہا تھا کہ حصول آزادی کے لئے ہم نے ہڑتالوں، ٹیلی فون کی تاریں کاٹنے اور ریلوے لائنیں اُکھاڑنے جیسے بہت سے تشدد آمیز طریقوں کو اختیار کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا اگر ہم آئندہ ڈیموکریسی کو حقیقتاً اپنانا چاہتے ہیں تو میری رائے میں پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ ہمیں آئندہ سیاست کو آئین کے دائرے میں رہ کر چلانا چاہئے۔ غیر آئینی طریقوں سے صرف اور صرف انارکی پھیلتی ہے۔

ڈاکٹر امبیڈکر کی حصول آزادی کے بعد کی جانے والی یہ نصیحت عادتوں کے پختہ ہو جانے کے بعد بھلا کیا اثر دکھا سکتی تھی۔

لیکن اب جبکہ آزادی کو پچاس سال گزر چکے ہیں مختلف مکتبہ فکر کے دانشور یہاں تک کہ ملک کی عدالتیں بھی مجبور و پریشان ہو کر حضرت امام جماعت احمدیہ کی نصیحتوں کی طرف لوٹ رہی ہیں۔ چنانچہ کیرلہ ہائی کورٹ کے حالیہ فیصلہ کے حق میں سابق چیف جسٹس پنجاب و ہریانہ جناب M. Rama Jois نے بھی تائیدی آواز اُٹھائی ہے۔ اس تعلق میں آپ کا مضمون اخبار انڈین ایکسپریس (INDIAN EXPRESS) ۱۲ر اگست ۹۷ء میں شائع ہوا ہے وہ اپنے مضمون بعنوان "Bandh is a fundamental wrong" کے آخر میں لکھتے ہیں :-

"I am of the view that the order of the Kerala High Court- diract-ing bandh of bandh's is most welcome and timely- It protests the fundamentals rights of helpless citizens, instead of attacking the judgment, it is appropriate and in national interest if an agrad code of conduct is formulated and followed by political parties both inside and outside the legislature, it would be a silver line in the golden jublee year of our freedom and democracy"

ترجمہ: میرا نکتہ نظر یہ ہے کہ کیرلہ ہائی کورٹ کے ہڑتالوں کی ممانعت کے فیصلہ پر تنقید کرنے کی بجائے اس بروقت فیصلے کا استقبال کیا جانا چاہئے یہ فیصلہ بے یارو مددگار شہریوں کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ نہایت مناسب اور قومی مفاد میں ہے اگر اس سلسلہ میں مجلس قانون ساز کے اندر و باہر بنیادی اصول طے کر لئے جائیں جن کی سیاسی جماعتیں پیروی کریں تو یہ ہماری آزادی اور جمہوریت کے اس گولڈن جوبلی سال میں ہمارے روشن مستقبل کا پیش خیمہ ہوگا۔"

جنگ آزادی کے موقع پر جماعت احمدیہ کی ان عظیم کوششوں کے پس منظر میں ہم آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ سائمن کمیشن کی آمد اور پھر گول میز کانفرنسوں کے موقع پر جماعت کی قابل تحسین مساعی کا کسی قدر تذکرہ کریں گے۔ انشاء اللہ۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

---

## واقفین نو کے بارے میں اہم ھدایات

☆ آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے
☆ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔
☆ والدین کو چاہئے کہ واقفین نو بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔
☆ بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے۔
☆ خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفین نو بچوں میں بہت ضروری ہیں۔
☆ اپنے (واقفین نو کے) گھر میں اچھے مزاج کو جاری کریں قائم کریں۔
☆ برے مزاج کے خلاف واقفین نو بچوں کے دل میں بچپن ہی سے نفرت اور کراہت پیدا کریں۔

(وکالت وقف نو)

---

## منظوری قائد علاقائی آندھرا پردیش

مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے مکرم مبارک احمد صاحب حسن آف حیدر آباد کو قائد علاقائی آندھرا پردیش مقرر فرمایا ہے۔ تمام اراکین مجالس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش سے درخواست ہے کہ وہ موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ یہ عہدہ ان کے لئے مبارک فرمائے۔ (آمین)

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

---

## آزادیٔ ھند کی پچاسویں سالگرہ کے مبارک موقع پر
## امن و اتحاد مذہبی رواداری اور پیشوایانِ مذاہب کے احترام میں
## جماعت احمدیہ دہلی کی ایک روزہ سالانہ کانفرنس

تاریخ اجتماع 20ر ستمبر 1997ء | مقام اجتماع ماد النکر ہال نئی دہلی | پریس کانفرنس 17ر ستمبر

آزادیٔ ھند کی پچاسویں سالگرہ کے مبارک موقع پر امن اتحاد قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کے قیام کیلئے ماد النکر ہال نئی دہلی میں 20ر ستمبر 1997ء کو جماعت احمدیہ کی ایک روزہ عظیم الشان سالانہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ دہلی کے ذمہ ہوگا۔ ہر مذہب و ملت کے افراد کو دعوتِ عام ہے۔ خط و کتابت درج ذیل پتہ پر فرمائیں :-

انصار احمد
صدر جماعت احمدیہ دہلی
53, Institutional Area
TUGHLAKABAD-110062
Ph : 6980694 Fax : 6989055

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 THURSDAY, Sep. 4th 1997 ISSUE NO.- 36

# ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 42)

## میڈورائینم

## MEDORRHINUM

(The Gonorrhoeal Virus)

میڈورائینم ایک بہت اہم دوا ہے جو سوزاک کے زہر سے تیار کی جاتی ہے۔ یہ موروثی بیماریوں میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ میڈورائینم اور سیفیلینم دونوں دوائیں موروثی بیماریوں میں چوٹی کی دوائیں ہیں۔ اگر یہ استعمال نہ کی جائیں یہ بیماریاں مستقل زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں اور پیچھا نہیں چھوڑتیں، بار بار حملہ کرتی ہیں۔ بعض بہت قابل ڈاکٹروں کا بھی کہنا ہے کہ چونکہ انسانی تاریخ میں سفلس (آتشک) اور سوزاک نے معاشرے میں بہت تکلیفیں پہنچائی ہیں، ضروری نہیں ہے کہ کسی انسان کو خود بخود یہ بیماری ہو۔ اگر پچھلی نسل میں نانا، دادا وغیرہ کو ہوئی ہو تو چونکہ اس زمانے میں ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے مطابق بیماری کو باہر لاکر اس کا علاج نہیں کیا جاتا تھا بلکہ ایسی دوائیں دی جاتی تھیں جس سے بیماریاں دب جاتی تھیں۔ سفلس کا علاج بہت مشکل سمجھا جاتا تھا اور عموماً مرکری دی جاتی تھی اب اگر ایک مہینہ مسلسل پنسلین دی جائے تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بیماری جڑوں سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ سفلس جڑوں سے ختم نہیں ہوتا بلکہ مختلف شکلیں اختیار کر لیتا ہے اور اگر مناسب سازگار حالات میسر آ جائیں تو ضرور سر نکالتا ہے۔ اس بحث کا حل ایڈز کی تحقیق کے دوران ہوا ہے۔ امریکہ میں ایڈز پر بہت ریسرچ ہوئی ہے اور اس ریسرچ کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ بہت سے ایڈز کے مریضوں کو سفلس بھی ہوگیا ہے حالانکہ سفلس کے کوئی آثار موجود نہیں تھے۔ جب ان کے خاندانی حالات معلوم کئے گئے تو پتہ چلا کہ سفلس نہیں تھا لیکن ایڈز ہوئی تو سفلس بھی ہوگیا اس پر ان محققین کی متفقہ رائے ہے کہ سفلس ہمیشہ کے لئے پیچھا نہیں چھوڑتی بلکہ کسی نہ کسی حیثیت سے ایک کمزوری کی صورت میں جسم کے اندر رہتا ہے اور باوجود اس کے کہ جراثیم عمل نہیں کرتے لیکن اندر چھپے رہتے ہیں اور مناسب وقت دیکھ کر بیدار ہو جاتے ہیں اور حملہ کر دیتے ہیں۔ یہی حال سوزاک کا ہے یہ بھی نسلاً بعد نسلاً انسانی جسم میں ایسا اثر چھوڑ جاتا ہے کہ اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو دوسری ظاہر ہونے والی بیماریوں کے علاج بھی سطحی ہوتے ہیں اور ان کو جڑوں سے اکھیڑ پھینکنا ممکن نہیں ہے۔ ان میں ایک دوا میڈورائینم ہے جس کی بہت تعریف کی جاتی ہے اور بعض ڈاکٹر کہتے ہیں کہ علاج نکس وامیکا کی بجائے میڈورائینم سے شروع کرنا چاہیئے۔ اگر سوزاک کی دبی ہوئی علامتیں موجود ہوئیں تو میڈورائینم کی ایک دو خوراکیں انہیں اچھال کر باہر لے آئیں گی اور وہاں ان کا علاج کرنا فائدہ مند ہوگا۔

دمہ کا بھی میڈورائینم سے بہت تعلق ہے۔ بچوں کا سوکھاپن اور دمہ، دائمی نزلہ، داد، خاص قسم کے موکے وغیرہ عموی اثرات ہیں جو سوزاک کے دب جانے سے جسم میں باقی رہ جاتے ہیں۔ ہر قسم کے موکے سوزاک سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ تھوجا سے قابو نہیں آتے۔ میڈورائینم دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

بعض عورتوں کو شادی کے بعد بعض تکلیفیں آ گھیرتی ہیں مثلاً حیض کے ایام میں بے قاعدگی، درد، اعصابی کمزوری وغیرہ، انہیں میڈورائینم ضروری دینی چاہیئے۔ میڈورائینم کا مریض سخت ٹھنڈا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود پسینہ بہت آتا ہے۔ وجع المفاصل اور جسم کی دردوں میں چوٹی کی دوا ہے۔ اس کی ذہنی علامتیں رات کو جوش دکھاتی ہیں۔ سانپ کے کاٹے کے مریض اگر بچ جائیں تو انہی دنوں میں سانپ دوبارہ کاٹتا ہے اور زخم ہرا ہو جاتا ہے۔ بعض بیماریاں ایک مقررہ مدت کے بعد عود کر آتی ہیں۔ میڈورائینم اور سیفیلینم دونوں کے اثرات رات کو بہت بڑھتے ہیں۔ سیفیلینم کا مرکری سے بہت گہرا تعلق ہے۔ مرکری کی تکلیفیں بھی رات کو ہی بڑھتی ہیں۔ میڈورائینم کا تعلق تھوجا سے ہے اور تھوجا کی تکلیفیں بھی آدھی رات کے بعد زیادہ ہوتی ہیں۔ میڈورائینم کا مریض بہت ٹھنڈا مزاج ہوتا ہے۔ سردی اور نمی سے تکلیفیں بڑھتی ہیں جسم آہستہ آہستہ حرکت کرے تو کچھ آرام ملتا ہے ٹھہرنے سے پھر تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ جسم ٹوٹتا رہتا ہے اور بے چینی بہت ہوتی ہے۔

وجع المفاصل میں اگر پہلے میڈورائینم دیا جائے تو اصل علامتیں کھل کر باہر آ جاتی ہیں اور اصل علاج میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

میڈورائینم کی ایک علامت جسم میں سوئیاں چبھنا اور چھپاکی نکلنا بھی ہے اور اس کا شور سے بھی ایک خاص تعلق ہے۔ اگر شور زیادہ ہو اور اعصاب پر دباؤ ہو تو چھپاکی نکل آتی ہے۔ اعصابی دباؤ میں بھی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ پاؤں اور ٹانگوں میں ورم کی علامت ہوتی ہے۔ واقعات، اعداد اور نام بھولنے لگتے ہیں۔ وقت بہت آہستہ گزرتا ہے۔ میڈورائینم کی علامات میں یہ بات بہت نمایاں ہے کہ بچوں یا لڑکیوں وغیرہ کو یہ احساس ہوتا ہے کہ انکے پیچھے کوئی کھڑا ہے ایک دم ڈر کے پیچھے دیکھتے ہیں جیسے پیچھے کوئی آگیا ہے یا نہیں یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ کچھ چہرے انہیں جھانک رہے ہیں اس احساس کے لئے میڈورائینم کے علاوہ فاسفورس بھی مفید دوا ہے۔ فاسفورس میں بھی یہ احساس ہوتا ہے کہ کوئی چیزوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے اور مجھے جھانک رہا ہے۔ بعض زہروں کی وجہ سے یہ احساس بیماری بن کر ظاہر ہوتا ہے۔

میڈورائینم میں اندھیرے اور گرنے کا خوف بھی نمایاں پایا جاتا ہے۔ سر کی جلد میں تناؤ ہوتا ہے اور سر پر پٹی باندھنے کا احساس ہوتا ہے۔ اگر تناؤ کا احساس گردن کے گرد ہو تو لیکسز مفید دوا ہے۔ اس تناؤ کے احساس کے ساتھ اندرونی تشنج بھی ہو تو ہائیڈروفوبینم اور ہائیڈرو سائینک ایسڈ مفید ہے۔ میڈورائینم جلدی امراض اور شدید سکری کی تکلیف میں بھی مفید ہے۔ اس میں بالوں کی علامت نیٹرم میور سے ملتی ہے اور دونوں کا تعلق سوزاکی بیماریوں سے جیسی ہے۔ نیٹرم میور میں بال خشک اور بھربھرے سے ہوتے ہیں اور بہت کثرت سے سکری پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات صرف میڈورائینم ہی سے ان بیماریوں میں فائدہ ہو جاتا ہے۔

بعض لوگوں کے معمولی سے ذہنی تناؤ سے بھی آنکھوں کے سامنے چیزیں تھرکنے لگتی ہیں اور نظر نہیں ٹھہرتی اور دھندلا جاتی ہے۔ کالے یا بھورے دھبے بھی نظر آنے لگتے ہیں اور بعض دفعہ دو دو چیزیں نظر آنے لگتی ہیں۔ اگر یہ علامتیں مزمن ہو جائیں تو میڈورائینم بہت اچھی دوا ہے۔ اگر تصوراتی اور خیالی چیزیں نظر آنے لگیں، آنکھیں تناؤ میں اور اعصاب کھنچے ہوئے محسوس ہوں، آنکھوں کی پلکیں جھڑ جائیں تو میڈورائینم مفید ہے۔ ایپس کی طرح میڈورائینم میں بھی آنکھوں کے نیچے سوجن ہوتی ہے۔ ایپس میں یہ حصہ سوج کر نیچے لٹک جاتا ہے جبکہ میڈورائینم میں عام سوجن ہوتی ہے۔

میڈورائینم مزمن نزلہ کے لئے بھی مفید ہے لیکن یہ بہت اونچی طاقت میں دی جائے تو کام کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ سوزاکی بیماری اندر بہت گہرائی تک موجود ہے اور عام دوائیوں کی پہنچ سے باہر ہے اور خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اگر مزمن نزلہ اس وجہ سے ہو تو میڈورائینم CM میں دیا جائے یا کم از کم دس ہزار کی طاقت میں دی جائے۔ پرانے بہنے والے نزلہ میں بھی میڈورائینم بہت مفید ہے۔ اگر اعصابی تناؤ کی وجہ سے غیر معمولی بھوک لگے اور گھبراہٹ کی وجہ سے کچھ کھانے کو دل چاہے لیکن کھانا کھا کر معدے کو تسکین نہ ملے اور کچھ نہ کچھ اور کھانے کو دل چاہے اور ایسی پیاس محسوس ہو جو پانی پینے کے باوجود بھی نہ بجھے۔ ایسی کیفیت میں میڈورائینم مفید ہے۔ غیر معمولی بھوک کی علامت سورائینم میں بھی ملتی ہے لیکن اس میں رات کے وقت بھوک بے قرار کرتی ہے۔

جگر کی خرابی کی وجہ سے پیٹ میں پانی بھر جائے تو میڈورائینم بہت مفید ہے۔ بن ران کے حصہ میں جو گلینڈز ہوتے ہیں ان کی خرابی اور سوزش میں بھی مفید ہے۔

اس کی قبض کی علامت یہ ہے کہ گول سخت اجابت ہوتی ہے اور پیشاب گہرے رنگ کا کم مقدار میں اور سخت بدبودار ہوتا ہے اور بہت کم ہوتا ہے۔ امکان ہے کہ ایسے مریض جن کے جوڑوں میں درد کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دقت ہو اور لنگڑے پن کے آثار پیدا ہو جائیں ان میں بھی میڈورائینم مفید ہو سکتی ہے۔ کثرت پیشاب جو شوگر کی وجہ سے نہیں بلکہ اعصابی تکلیف کی وجہ سے ہو اس میں بھی یہ دوا بہت مفید ہے۔

گردے، مثانے اور پراسٹیٹ گلینڈ کی سوزش میں بھی مفید ہے۔ اگر گردے کے درد کا شدید دورہ پڑے تو اس میں چوٹی کی دوا ایکونائٹ اور بیلاڈونا ہے۔ اگر دونوں کو ۱۰۰۰ کی طاقت میں ملا کر دس دس منٹ کے وقفہ سے دو خوراکیں دے دیں تو اللہ کے فضل سے آرام آ جاتا ہے۔ اگر ایسے مریض کو گرمی سے آرام آتا ہو اور سردی سے تکلیف بڑھتی ہو تو پھر میگ فاس دیں یا پھر کولوسنتھ کی ایک لاکھ کی طاقت میں صرف ایک خوراک ہی کافی ہوگی۔ اس کے بعد گردے کی پتھریوں کا مستقل علاج ہونا چاہیئے۔ اگر گردے کا درد پتھریوں کی وجہ سے نہ ہو بلکہ سوزش کی وجہ سے ہو تو اس میں بھی مؤثر ہے۔

میڈورائینم کا بہرے پن سے بھی تعلق ہے۔ بعض اوقات کان میں ایسی خرابی ہوتی ہے جس کا اعصاب سے تعلق ہوتا ہے اور بظاہر کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ایسا بہرہ پن جو مزمن ہو جائے اور بڑھتا جائے اس میں میڈورائینم استعمال کر کے دیکھنی چاہیئے۔ اگر ایسا بہرہ پن ہو جو رفتہ رفتہ بڑھتا جائے اس میں میڈورائینم بروقت دینے سے فائدہ ہوتا ہے میں نے بعض کیسز میں جن میں تیزی سے بہرہ پن پیدا ہو رہا تھا سلفر CM استعمال کی ہے جس سے ہڈی کی تکلیف وہ انفکشن بھی ختم ہوگئی اور بہرہ پن بھی جہاں تک پہنچا تھا وہیں رک گیا۔ میڈورائینم بھی اونچی طاقت میں مفید ہے۔

میڈورائینم میں دانت چباتے ہوئے بہت حساس ہو جاتے ہیں۔ مونہہ میں زخم جو کٹے پھٹے موٹے کناروں والے ہوتے ہیں بننے لگتے ہیں۔ ٹخنوں اور پاؤں کی تکلیفوں میں بھی میڈورائینم مفید ہے۔ ٹخنے کے اردگرد سوزش ہو جاتی ہے اور تلوے اتنے تکلیف دہ ہو جاتے ہیں کہ قدم زمین پر رکھنا دوبھر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ٹخنے کی تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے اس میں سٹرونشیم کارب دینی چاہیئے اگر فائدہ نہ ہو تو میڈورائینم دینی چاہیئے۔

بعض اوقات اندرونی اعضاء کی مردانہ اور زنانہ بیماریوں میں جو دبے ہوئے سوزاک کی آئینہ دار ہوں بالکل متضاد علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جذبات میں غیر معمولی ہیجان پیدا ہو جاتا ہے یا بعض دفعہ فطرتی جذبات بالکل ختم ہو جاتے ہیں بلکہ نفرت ہو جاتی ہے، مریض درمیانی حالت میں نہیں رہتا۔ دمہ سے بھی اس کا گہرا تعلق ہے، دمہ کے لئے عموماً نیٹرم سلف بہت اہم دوا سمجھی جاتی ہے اور ایسے والدین جن میں سوزاک کی علامتیں پائی جائیں ان کے بچوں کو اگر دمہ ہو تو نیٹرم سلف مفید ہے لیکن علامتوں کو واضح کرنے کے لئے میڈورائینم دینی پڑتی ہے۔ بعض اوقات نیٹرم سلف اثر نہیں کرتی اس لئے میڈورائینم کو استعمال کر کے دیکھنا چاہیئے۔ کلکیریا سلف دمہ میں بہت نمایاں اثر دکھانے والی دوا ہے۔ کینٹ کے مطابق یہ مرگی کا چوٹی کا علاج ہے۔ دمہ میں بھی مفید ہے۔ اگر بلغم بہت گہرا جم جائے اور نکالنے میں سخت دقت پیش آئے تو اس صورتحال میں میڈورائینم بہت مفید ہے۔ گہری بلغم کے لئے کالی آئیوڈائیڈ اور کالی کارب دو دوائیں بہت مفید ہیں۔ آرسنک آئیوڈائیڈ بھی اچھی دوا ہے لیکن اگر زخم ہو جائیں جو رسنے والے ناسور کی شکل اختیار کر لیں تو کالی آئیوڈائیڈ زیادہ مفید ہے۔ لیکن اگر بہت گہرا زخم نہ ہو بلکہ گہری کھود کر نکالنے والی بلغم ہو تو آرسنک آئیوڈائیڈ بہت مفید ہے۔

جوڑوں کی تکلیف جس میں بجلی کے کوندوں کی طرح درد کی لہریں اٹھیں اور چھاتی میں زیادہ شدت سے درد محسوس ہو اس میں بھی میڈورائینم مفید بتائی جاتی ہے۔ سینے کی جلن کی علامت جو بائیں طرف زیادہ محسوس ہو میڈورائینم میں پائی جاتی ہے۔ ٹانگوں کی بھی بہت سی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ کمر میں کمزوری پیدا ہونے کی وجہ سے ٹانگوں میں مستقل دردیں بیٹھ جاتی ہیں اور مریض لنگڑا بھی ہو جاتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے منکے ایک طرف ہو جاتے ہیں اور اعصاب دب جاتے ہیں۔ ٹانگوں کی طرف نیچے دردیں اٹھتی ہیں اور شیاٹیکا ہو جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک مریض کو میں نے اس کی علامات کے لحاظ سے دوا دینے کی کوشش کی وہ کولوسنتھ کا مریض تھا، بہت اچھا فائدہ ہو رہا تھا، ایک مقام پر مزید فائدہ رک گیا تو میں نے کولوسنتھ اونچی طاقت میں دینے کے بجائے میڈورائینم دے دی۔ اس کی پہلی علامتیں فوراً واپس آگئیں اور شدید درد ہونے لگا۔ ممکن ہے کہ میڈورائینم سے اس کا تعلق تھا۔ اگر میں اونچی طاقت میں میڈورائینم سے علاج کرتا تو ہو سکتا ہے کہ اس کی بیماری جڑ سے اکھڑ جاتی لیکن چونکہ مریض میں اپنا بھی حوصلہ ہونا یا نہ ہونا ڈاکٹر کے فیصلہ پر اثرانداز ہوتا ہے اس لئے میں نے اسے دوبارہ کولوسنتھ دی تو فوراً اثر ظاہر ہوا۔ اگر مریض بہادر ہو یا انسان خود اپنے اوپر تجربہ کر کے دیکھے تو اس میں کامیابی کی صورت میں دوسروں کے لئے بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ جب کمر کی تکلیف کا ٹانگوں پر اثر ہو تو ایسا بھاری پن پیدا ہو جاتا ہے کہ لگتا ہے کہ ٹانگیں لکڑی کی بنی ہوئی ہیں۔ ایک اور پہچان یہ ہے کہ گھٹنوں تک ٹانگیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں جس کا مطلب ہے کہ خون کے دوران پر اثر پڑا ہے اور اسی وجہ سے کمزوری اور سختی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ بعض اوقات تشنج سے بھی دوران خون بند ہو جاتا ہے اور اس دوا میں تشنج پایا جاتا ہے۔ خاص طور پر پنڈلیوں میں۔ اگر بہت زیادہ دیر کھڑے رہنے سے تشنج ہو جائے تو میگ فاس دینے سے ہمیشہ فائدہ پہنچتا ہے۔ اس دوائی میں تشنج تلووں میں بھی ہوتا ہے اور پاؤں مڑنے کا اور اندر کی طرف سکڑنے کا احساس ہوتا ہے۔

میڈورائینم میں سورج کی تمازت سے تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ مرطوب موسم میں اور سمندر کے کنارے کم ہو جاتی ہیں۔

# ہندو بھائیوں کے جلسہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۱۴/۶/۹۷ کو کھنار ضلع سنسری نیپال میں ہندو بھائیوں کی فرمائش پر ایک جلسہ امن اتحاد کے موضوع پر منعقد کیا گیا جلسہ کی کارروائی ٹھیک ۱۰ بجے صبح شروع ہوئی مکرم مستقیم احمد صاحب صدر جماعت کھنار نے جلسہ کی صدارت کی مکرم سجاد احمد شاہ صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی امن و اتحاد کی تعلیم نیز بانی جماعت احمدیہ کی امن کے متعلق ہدایات پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم ایوب علی خان صاحب مبلغ سلسلہ نے احباب سے مختلف موضوع پر تبلیغی گفتگو کی جلسہ میں تقریباً ۷۰ افراد مرد و زن نے شرکت کی پروگرام تقریباً ۲ گھنٹے چلا۔

مکرم ویر نارائن چودھری مکھیا گرام کھنار نے حسن اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام مہمانوں کی چائے سے تواضع کی اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(عزیز احمد اسلم سہارنپوری مبلغ سلسلہ نیپال)